Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِ ہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 32

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

یکم رمضان 1431 ہجری۔ 12 ظہور 1389 12/اگست 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جلسہ سالانہ کا ایک اہم مقصد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے خدا کا قرب حاصل کرنا اور اس کے عبد بنتے ہوئے اپنے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنا ہے

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ اور رسولؐ کی محبت سے سرشار ایسی جماعت پیدا کی جس کی عبادتوں اور قربانیوں میں قرون اولیٰ کی مثالیں نظر آتی ہیں

شہداء کی قربانیوں اور ان کے پسماندگان کے صبر کے نمونوں پر حضرت امیر المؤمنین کا خراج تحسین

افتتاحی خطاب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ جولائی ۲۰۱۰ء برموقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ بمقام حدیقۃ المہدی۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میرے اس خطاب کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ جن مقاصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع فرمایا تھا، ان میں سے ایک بہت اہم مقصد جو تمام مقاصد کی اصل ہے وہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عابد بننا: اس کی محبت کو سب محبتوں پر غالب کرنا اس کا خوف دل میں پیدا کرنا اور اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنا ہے۔

فرمایا: آپؑ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی جن خصوصیات کا ذکر فرمایا اور دعا کی، ان میں ایک خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہونا بھی ہے۔ ایسا خوف جو سب خوفوں پر حاوی ہو اور اس وجہ سے خدا سے تعلق میں ترقی ہو۔ کوئی دنیوی چیز ایک مومن کو خوفزدہ نہ کرسکے جان مال اولاد کے نقصان سے خوفزدہ کرنے کی کوشش ہو تو ان چیزوں کی اس کے سامنے کوئی حیثیت نہ ہو۔ اللہ کا خوف اور اس کی محبت سب چیزوں پر حاوی ہو جائے۔ وہ اللہ کے اس فرمان کی تصویر بنیں جو اللہ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا ذَالِکَ الشَّیْطٰنُ یخوف اولیاءہٗ فلا تخافو ھم وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ یعنی یقیناً شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے۔ پس تم اس سے نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرو، اگر تم مومن ہو۔

فرمایا: غیر اللہ کا خوف شیطان کے چیلوں کا کام ہے ایک مومن کا نہیں۔ ایک حقیقی مومن اپنے پر ظلم تو برداشت کرلیتا ہے لیکن کبھی شیطان اور اس کے چیلوں سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔ یہ ایمانی حالت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

فرمایا: شیطان کے چیلے ہر وقت سرگرم ہیں اور ان کے ڈرانے کے مختلف طریقے ہیں۔ احمدیوں کو نقصانات اور قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں جو لاہور حادثہ کے بعد پاکستان میں مزید شدت اختیار کرگئی ہیں اور نہ صرف پاکستان بلکہ اور ملکوں میں بھی جہاں شیطان اور اس کا گروہ کام کررہا ہے، احمدیوں کو دھمکیاں دی جارہی ہیں۔

فرمایا: اجتماعی شہادتوں کے بعد دشمن کا خیال ہے کہ احمدی خوفزدہ ہیں اسلئے ان کو ان کے ایمان سے پھرانے کیلئے مزید خوفزدہ کیا جائے لیکن یہ لوگ بڑے خوش فہم اور عقل سے عاری ہیں بلکہ پاگل کہنا چاہئے ان کو۔ ان کے خیال میں احمدیوں کو خوفزدہ کرکے ان کو ایمان سے پھیرا جاسکتا ہے کیونکہ خود ان لوگوں کو خدا کی ذات پہ یقین نہیں ہے خدا تعالیٰ کی کبریائی، بڑائی قدرت وجبروت کا ادراک نہیں ہے۔ اسلئے سمجھتے ہیں کہ احمدی خدا سے زیادہ بندوں سے خوفزدہ ہوجائیں گے اور شیطان کے ٹولوں کے زیر اثر آجائیں گے۔ فرمایا: لاہور کے واقعہ کے بعد جو خوشکن حقائق سامنے آرہے ہیں وہ تو یہ ہیں کہ احمدیوں کا ڈر اور خوف دور ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، باجماعت نمازوں کا ذوق وشوق پیدا ہوا ہے۔ فرمایا: احمدی کی سرشت میں بزدلی اور خوف کا خمیر نہیں ہے۔

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ نہایت کامیابی و خیر و خوبی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا

حضور ایدہ اللہ نے تینوں روز روح پرور خطاب فرمائے۔ جلسہ کی کاروائی ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست نشر ہوئی

-------- 97 ممالک سے 28675 شمع احمدیت کے پروانوں نے شرکت کی --------

الحمدللہ! جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۴۴واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ ۳۰۔۳۱ جولائی ویکم اگست ۲۰۱۰ء کو حدیقۃ المہدی میں منعقد ہوکر اختتام پذیر ہوا۔ تینوں دن کی کاروائی ایم ٹی اے پر براہ راست دکھائی گئی۔ تینوں دن حضور انور ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا۔ ہندوستانی وقت کے مطابق ۳۰ جولائی کو ۶:۴۵ بجے معائنہ کارکنانکی رکارڈنگ دیکھی گئی جو اس سے قبل حضور انور نے فرمایا تھا۔ پہلے حضور نے کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا پھر تلاوت قرآن مجید اور اس کے ترجمہ کے بعد حضور نے خطاب فرمایا اور جلسہ کے تعلق سے کارکنان کو ہدایات دیں اور دعا کرائی۔

۳۰ جولائی کو رات ۹:۱۰ بجے حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی۔ جبکہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے نے برطانیہ کا پرچم لہرایا۔ اس کے بعد افتتاحی کاروائی شروع ہوئی جس میں تلاوت ونظم کے بعد حضور انور نے ۹:۴۵ بجے خطاب شروع فرمایا۔ (خطبہ کا خلاصہ شمارہ ہذا میں الگ سے دیا جارہا ہے۔) جو ایک گھنٹہ جاری رہا خطاب کے آخر پر حضور نے دعا کرائی۔ اس کے بعد جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

۳۱ جولائی: ہندوستانی وقت کے مطابق دوپہر اڑہائی بجے دوسری نشست کی کاروائی مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ گھانا کی زیر صدارت شروع ہوئی جس میں تلاوت و نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔

۴:۴۰ بجے حضور لجنہ کی مارکی میں تشریف لائے اور لجنہ کے جلسہ کا آغاز ہوا۔ جس میں تلاوت ونظم کے بعد حضور نے مختلف امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی ممبرات کو تمغہ جات اور سندات عطا فرمائیں۔

۵:۰۷ بجے حضور نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا جو ایک گھنٹہ جاری رہا اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس: شام ۷:۴۵ بجے زیر صدارت مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جس میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے غیر از جماعت مہمانان کرام نے اپنے جذبات وتاثرات کا اظہار فرمایا۔ اسی دوران ۸:۴۵ بجے حضور ایدہ اللہ

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

افضال الٰہیہ کی بارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ اس جلسہ کو جو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہر احمدی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس میں شامل ہو اور اپنے پیارے امام کا دیدار کرے اور آپ کے پیچھے نمازیں ادا کرے۔ آپ کے قدموں میں بیٹھ کر خدا اور اس کے محبوبؐ کی باتیں سنے۔ ذکر الٰہی کرے اور اللہ کا شکر بجالائیں۔ جو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔

اس سے قبل جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ ہوا جس میں حضور انور ایدہ اللہ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ اور اپنے پر معارف اور ایمان افروز، بصیرت افروز و روح پرور خطابات سے نوازا۔ اسی طرح دیگر مقررین کی علمی تقاریر بھی سنیں۔ یہ جلسہ کو دیکھنا ہمارے لئے ہرگز ممکن نہ ہوتا اگر اللہ کے فضل سے ایم ٹی اے کی نعمت نازل نہ ہوتی وہ لوگ نہایت خوش قسمت ہیں جن کو پیارے آقا کے قدموں میں بیٹھ کر یہ سب دیکھنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ اور وہ لوگ بھی خوش قسمت ہیں جنہوں نے اپنے گھروں میں بیٹھ کر اور جلسہ کے پروگراموں کو سن اور دیکھ کر اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کی عمومی تیاری کئی ماہ پہلے سے شروع ہو جاتی ہے اور آخری دنوں میں تو نہایت محنت و جان فشانی سے جلد از جلد تیاریاں مکمل کی جاتی ہیں جس کو دیکھ کر ایک دنیادار آدمی حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ اور ایک مومن بندہ کے ایمان میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ہزاروں لوگوں کا ایک دم نئی جگہ پر اجتماع اور ہر کام کا خوش اسلوبی سے سرانجام پانا نہ شور و غوغا، نہ لڑائی جھگڑا، نہ بے صبری، نہ ہنگامہ یہ سب اللہ کے فضلوں کے نتیجہ میں اور امام وقت کی اقتداء میں ایک معجزہ سے کم نہیں اور اس کی کسی دنیوی نظام میں مثال نہیں ملتی۔

دنیا بھر کے احمدیوں کی طرح ہم نے بھی اپنے مقام پر یہ ایمان افروز نظارے دیکھے اور اللہ کی حمد کے گیت گائے اور اس کی تکبیر کے نعرے لگائے۔ ازدیاد علم و ایمان والی تقاریر سنیں اور پیارے آقا کے ساتھ دعاؤں اور عالمی بیعت میں شرکت کی۔ ایم ٹی اے کی آنکھ نے ہمیں بھی وہ سب نظارے دکھائے کہ حدیقۃ المھدی کا سرسبز و شاداب باغ ہے۔ اس میں خوبصورت سفید وسیع مارکیز جلسہ و رہائش کے لئے تیار ہیں، نہایت سلیقے سے آمد و رفت اور پارکنگ کا انتظام ہے۔ جلسہ گاہ اور رہائش و طعام کے نہایت اعلیٰ انتظامات ہیں۔ مرد و خواتین اور بچے نہایت شوق و جذبہ سے کشاں کشاں چلے جا رہے ہیں۔ نہایت وسیع اور خوبصورت سٹیج پر اور نیچے کرسیوں پر اور میٹ پر خلافت کے ہزاروں پروانے ہمہ تن گوش ہیں اور ان کی زبانیں ذکر سے تر ہیں۔ اور کبھی کبھی جوش کی فراوانی سے نعرہائے تکبیر بلند کرتے ہیں اور انکی بلند آوازیں آسمان کی بلندیوں تک پہنچتی ہیں اور آسمان کی فضائیں ان سے معطر ہو جاتی ہیں۔ علماء کی تقاریر ان کے علم میں اضافہ کرتی ہیں۔ جب دوسرے مذاہب کے نمائندے اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہیں اور جماعت کی بلند اخلاقی روایات کا ذکر کرتے ہیں تو سر فخر سے بلند ہو جاتے ہیں

ہم نے پیارے آقا کو کارکنان کا معائنہ کرتے، شعبہ جات کا جائزہ لیتے اور ہدایات دیتے۔ پرچم کشائی کرتے، خطابات کرتے دعا کراتے، نمازیں پڑھاتے، عالمی بیعت کراتے، بچوں اور بچیوں کو تمغہ جات دیتے، طویل خطاب کے بعد بچوں بچیوں مرد و خواتین کی دلجوئی کی خاطر ان کے نغمے اور ترانے سنتے ہوئے نصف گھنٹہ کھڑے دیکھا۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہم نے مہمانوں کے عمدہ بستر، ان کے کھانے کے انتظامات روٹی بنانے کی مشینیں اور اس پر شوق و جذبہ سے خدمت کرتے رضا کاران کو دیکھا۔ بک سٹال اور ایم ٹی اے کے انتظامات کی جھلک دیکھی اور ان رضا کاران کو بھی دیکھا جو محض خدا کی رضا کی خاطر گھنٹوں سے کھڑے تھے۔ ہم نے مختلف زبانیں بولنے والے مخلص احمدیوں کو جلسہ میں پہلی بار یا بار بار شرکت کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کرتے اور آپس میں بڑے پیار سے ملاقات کرتے دیکھا باوجود اس کے کہ ان کی قومیت الگ تھی کبھی ایک دوسرے سے ملاقات نہ تھی تعارف نہ تھا لیکن آپس میں ایسی محبت تھی گویا ایک ماں کی اولاد ہوں۔ ایسے لوگ بھی دیکھے جن کو جلسے کی تقاریر تو سمجھ نہیں آتی تھیں لیکن ان کی روح اس سے حظ محسوس کرتی تھی۔ الغرض جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا الفاظ میں سکت نہیں کہ اس کو بیان کر سکیں۔

جلسہ کے انتظامات نہایت اعلیٰ تھے جو مناظر بھی ایم ٹی اے نے دکھائے۔ ان کو دیکھ اور سن کر دل حمد الٰہی سے بھر گئے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی جزاء خیر عطا فرمائے۔ پیارے آقا نے ہم سب کی طرف سے ان کارکنان اور رضا کاران کا شکریہ ادا فرما دیا ہے۔ جس کے لئے ہم اپنے پیارے آقا کے بھی شکر گذار ہیں۔ جلسہ کی جو اغراض و مقاصد ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ نے بار بار ان کا ذکر بھی فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں وہ سب حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ کی روح و جان وہ خطابات و ارشادات ہیں جو ہمارے پیارے آقا نے ارشاد فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے علاوہ افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمایا۔ ایک خطاب آپ نے لجنہ کے جلسہ گاہ سے فرمایا۔ اور ایک خطاب دوسرے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی افضال الٰہیہ کی بارشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا جو رات دیر تک جاری رہا۔

حضور انور کے یہ خطابات کئی گھنٹوں پر مشتمل تھے۔ واضح لگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خاص قوت و طاقت عطا فرما رہا ہے آپ کی تائید فرما رہا ہے۔ دل یہی چاہتا تھا کہ حضور کے خطاب ختم نہ ہوں۔ اور ہم انہیں سنتے چلے جائیں۔

قادیان میں گھروں کے علاوہ جماعتی طور پر جلسہ کی کاروائی دیکھنے اور سننے کا انتظام تھا اسی طرح عالمی بیعت میں شرکت کے لئے مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ اور عورتوں کے لئے مسجد مبارک میں انتظام تھا جس میں تمام اہالیان قادیان نے شرکت کی قادیان میں موسم بھی اچھا رہا اور محکمہ بجلی نے جلسہ کے دنوں میں خاص طور پر بجلی کی سپلائی کو متواتر بحال رکھا ہم ان کے بھی شکر گذار ہیں۔ قادیان کے غیر مسلم گھرانوں نے بھی جلسہ کے پروگراموں کو دیکھا اور انتظامیہ نے ملکر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد دی۔

اللہ تعالیٰ اپنے ان افضال کی بارشیں ہمیشہ ہم پر برساتا رہے اور جو ہدایات حضور انور نے دی ہیں اور جو نصائح فرمائی ہیں اور جو توقعات احباب جماعت سے وابستہ کی ہیں اللہ کرے کہ سب افراد جماعت اس پر پورا اتریں۔ اور پیارے آقا کی قیادت میں جماعت کا قدم ہمیشہ ترقی کی جانب رواں رہے اور اللہ تعالیٰ دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری یہی دعا ہے کہ ایسے سامان جلد پیدا فرمائے کہ پیارے آقا دائمی مرکز قادیان میں بھی تشریف لائیں اور ہمارے دلوں کو بھی سکون و اطمینان نصیب ہو۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

رمضان میں

ہجر کے ہر درد کا درمان ہے رمضان میں
قُربِ مولا کس قدر آسان ہے رمضان میں
متّقی ہونے کا سب سامان ہے رمضان میں
یہ خدا کا خاص اک احسان ہے رمضان میں
کاروبارِ جنسِ عصیاں بند ہے رمضان میں
مستقل جکڑا ہوا شیطان ہے رمضان میں
نفس کے شیطان کو قابو کرو گر کر سکو
بابائے ابلیس کا چالان ہے رمضان میں
عام سی کوشش پہ بھی ہے اجر بے حد و حساب
قرب پانے کا کھلا میدان ہے رمضان میں
بخششیں اور رحمتیں بٹتی ہیں بھر بھر جھولیاں
کس کو عذرِ تنگیِ داماں ہے رمضان میں
بھیگنا ہے جس کو بھیگے رات دن بوچھاڑ میں
مغفرت کا مستقل باران ہے رمضان میں
جو بکھیڑے ہیں جہاں کے جلد نپٹاؤ انہیں
یکسوئی پانے کا تب امکان ہے رمضان میں
دن یہی رمضان کے ایّامِ معدودات ہیں
ربِ کعبہ کا یہی فرمان ہے رمضان میں
ماہِ رمضاں کے تقدس کا رہے ہر پل خیال
دوستو! نازل ہوا قرآن ہے رمضان میں
وہ حِرا کی غار وہ تنہائیاں سر مستیاں
عشقِ مولا کا چھپا طغیان ہے رمضان میں
یہ مہینہ ہے مقدس اور تصوّف کا نچوڑ
عبد سے معبود خود یک جان ہے رمضان میں
روح تک اس کی اُتر جاتی ہے ٹھنڈی چاندنی
جس کے دل پر غلبۂ ایمان ہے رمضان میں
کھڑکیاں جنت کی کھل جاتی ہیں ہر اس شخص پر
راہِ مولا کی جسے پہچان ہے رمضان میں
عیش و غفلت میں فنا کر دے جو یہ گنتی کے دن
کون اتنا غافل و نادان ہے رمضان میں
ہے بہت بد بخت جو پھر بھی نہ بخشا جا سکے
بابِ جنت کھل گئے اعلان ہے رمضان میں
روح لاغر کی نقاہت کی بھی کچھ تو فکر کر
کیوں تری نظروں میں دستر خوان ہے رمضان میں
زینہ زینہ طے کرے گا معرفت کی منزلیں
جو بھی عرشیؔ صاحبِ عرفان ہے رمضان میں

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد

خطبہ جمعہ

لاہور کی احمدیہ مساجد پر حملہ کے نتیجہ میں شہید اور زخمی ہونے والوں کی جرأت و بہادری، عزم و ہمت اور ان کے پسماندگان کے صبر و استقامت کے عظیم الشان اور درخشندہ نمونے۔ شہدائے لاہور کی قربانیوں کا دلگداز تذکرہ۔

یہ صبر و رضا کے پیکر اپنے زخموں اور ان سے بہتے ہوئے خون کو دیکھتے رہے لیکن زبان پر حرف شکایت لانے کی بجائے دعاؤں اور درود سے اپنی اس حالت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بناتے رہے۔

احمدی خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنے والے اور اس کی پناہ میں آنے والے لوگ ہیں۔ خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہونے والے لوگ ہیں۔ یہ اس مسیح کے ماننے والے ہیں جو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنے آیا تھا

ہمارا کام صبر اور دعا سے کام لینا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر احمدی اس پر کاربند رہے گا

احمدیوں کے خلاف دہشتگردی کو قانون کا تحفظ حاصل ہے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ اور رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِی کی دعائیں پڑھیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت دعائیں کریں۔

ان جانے والے ہیروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے چمکدار ستاروں کی صورت میں آسمان اسلام اور احمدیت پر سجا دیا جس نے نئی کہکشائیں ترتیب دی ہیں۔

نارووال میں مکرم نعمت اللہ صاحب کو چھریوں کا وار کر کے شہید کر دیا گیا۔ شہدائے لاہور اور مکرم نعمت اللہ صاحب کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ 04 رجون 2010ء بمطابق 04 راحسان 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَااللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ (حم سجدہ:31 تا 33)

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے۔ پھر استقامت اختیار کی، ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم اس دنیاوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا رحم کرنے والے خدا کی طرف سے بطور مہمانی کے ہوگا۔

یہ ترجمہ ہے ان آیات کا جو میں نے تلاوت کی ہیں۔

ہر ہفتہ میں ہزاروں خطوط مجھے آتے ہیں جنہیں میں پڑھتا ہوں، جن میں مختلف قسم کے خطوط ہوتے ہیں۔ کوئی بیماری کی وجہ سے دعا کے لئے لکھ رہا ہوتا ہے۔ عزیزوں کے لئے لکھ رہا ہوتا ہے۔ شادیوں کی خوشیوں میں شامل کر رہا ہوتا ہے۔ رشتوں کی تلاش میں پریشانی کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ کاروباروں اور ملازمتوں کے بابرکت ہونے اور دوسرے مسائل کا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ امتحانوں میں کامیابیوں کے لئے طلباء لکھ رہے ہوتے ہیں، ان کے والدین لکھ رہے ہوتے ہیں۔ غرض کہ اس طرح کے اور اس کے علاوہ بھی مختلف نوع کے خطوط ہوتے ہیں۔ لیکن گزشتہ ہفتے میں ہزاروں خطوط معمول کے ہزاروں خطوط سے بڑھ کر مجھے ملے اور تمام کا مضمون ایک محور پر مرکوز تھا، جس میں لاہور کے شہداء کی عظیم شہادت پر جذبات کا اظہار کیا گیا تھا، اپنے احساسات کا اظہار لوگوں نے کیا تھا۔ غم تھا، دکھ تھا، غصہ تھا، لیکن فوراً ہی اگلے فقرہ میں وہ غصہ صبر اور دعا میں ڈھل جاتا تھا۔ سب لوگ جو تھے وہ اپنے مسائل بھول گئے۔ یہ خطوط پاکستان سے بھی آ رہے ہیں، عرب ممالک سے بھی آ رہے ہیں، ہندوستان سے بھی آ رہے ہیں، آسٹریلیا اور جزائر سے بھی آ رہے ہیں۔ یورپ سے بھی آ رہے ہیں، امریکہ سے بھی آ رہے ہیں، افریقہ سے بھی آ رہے ہیں، جن میں پاکستانی نژاد احمدیوں کے جذبات ہی نہیں چھلک رہے کہ ان کے ہم قوموں پر ظلم ہوا ہے۔ باہر جو پاکستانی احمدی ہیں، ان کے وہاں عزیزوں یا ہم قوموں پر ظلم ہوا ہے۔ بلکہ ہر ملک کا باشندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کی بیعت میں آنے کی توفیق دی، یوں تڑپ کر اپنے جذبات کا اظہار کر رہا تھا یا کر رہا ہے جس طرح اس کا کوئی انتہائی قریبی خونی رشتہ میں پرویا ہوا عزیز اس ظلم کا نشانہ بنا ہے۔ اور پھر جن کے قریبی عزیز اس مقام کو پا گئے، اس شہادت کو پا گئے، ان کے خطوط تھے جو مجھے تسلیاں دے رہے تھے اور اپنے اس عزیز، اپنے بیٹے، اپنے باپ، اپنے بھائی، اپنے خاوند کی شہادت پر اپنے رب کے حضور صبر اور استقامت کی ایک عظیم داستان رقم کر رہے تھے۔

پھر جب میں نے تقریباً ہر گھر میں کیونکہ میں نے تو جہاں تک یہاں ہمیں معلومات دی گئی تھیں، اس کے مطابق ہر گھر میں فون کر کے تعزیت کرنے کی کوشش کی۔ اگر کوئی رہ گیا ہو تو مجھے بتا دے۔ جیسا کہ میں نے کہا میں نے ہر گھر میں فون کیا تو بچوں، بیویوں، بھائیوں، ماؤں اور باپوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ خطوط میں تو جذبات چھپ بھی سکتے ہیں، لیکن فون پر ان کی پُرعزم آوازوں میں یہ پیغام صاف سنائی دے رہا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے مومنین کے اس ردّعمل کا اظہار بغیر کسی تکلف کے کر رہے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰہِ

وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْن۔ہم پورے ہوش وحواس اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ادراک کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش ہیں۔ یہ ایک ایک دو دو قربانیاں کیا چیز ہیں ہم تو اپنا سب کچھ اور اپنے خون کا ہر قطرہ مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے تیار ہیں کہ آج ہمارے لہو، آج ہماری قربانیاں ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہونے کا اظہار اور اعلان دنیا پر کریں گی۔ ہم وہ لوگ ہیں جو قرونِ اولیٰ کی مثالیں قائم کریں گے۔ ہم ہیں جن کے سامنے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم نمونہ پھیلا ہوا ہے۔ یہ سب خطوط، یہ سب جذبات پڑھ اور سن کر اپنے جذبات کا اظہار کرنا تو میرے بس کی بات نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس یقین پر قائم کر دیا، مزید اس میں مضبوطی پیدا کر دی کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پیارے یقیناً ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو عطا فرمائے ہیں جن کے پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ یہ صبر و استقامت کے وہ عظیم لوگ ہیں، جن کے جانے والے بھی ثباتِ قدم کے عظیم نمونے دکھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ۔ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرۃ 155) کے مصداق بن گئے، اور دنیا کو بھی بتا گئے کہ ہمیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ ہم زندہ ہیں۔ ہم نے جہاں اپنی دائمی زندگی میں خدا تعالیٰ کی رضا کو پا لیا ہے وہاں خدا تعالیٰ کے دین کی آبیاری کا باعث بھی بن گئے ہیں۔ ہمارے خون کے ایک ایک قطرے سے ہزاروں ثمر آور درخت نشوونما پانے والے ہیں۔ ہمیں فرشتوں نے اپنی آغوش میں لے لیا ہے۔ ہمیں تو اپنی جان دیتے ہوئے بھی پتہ نہیں لگا کہ ہمیں کہاں کہاں اور کتنی گولیاں لگی ہیں؟ ہمیں گرینیڈ سے دیئے گئے زخموں کا بھی پتہ نہیں لگا۔ یہ صبر و رضا کے پیکر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بےچین، دین کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے، گھنٹوں اپنے زخموں اور ان میں سے بہتے ہوئے خون کو دیکھتے رہے لیکن زبان پر حرفِ شکایت لانے کی بجائے دعاؤں اور درود سے اپنی اس حالت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بناتے رہے۔ اگر کسی نے ہائے یا اُف کا کلمہ منہ سے نکالا تو سامنے والے زخمی نے کہا ہمت اور حوصلہ کرو، لوگ تو بغیر کسی عظیم مقصد کے اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں تم تو اپنے ایک عظیم مقصد کے لئے قربان ہونے جا رہے ہو۔ اور پھر وہ اُف کہنے والا آخر دم تک صرف درود شریف پڑھتا رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ یقین کرواتا رہا کہ ہم نے جو مسیح محمدی سے عہد کیا تھا اسے پورا کر رہے ہیں۔ میں نے ایک ایسی دردناک ویڈیو دیکھی، جو زخمیوں نے ہی اپنے موبائل فون پر ریکارڈ کی تھی۔ اس کو دیکھ کر دل کی عجیب کیفیت ہو جاتی ہے۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جن سے بیشک قربانیاں تو خدا تعالیٰ نے لی ہیں لیکن اس کے فرشتوں نے ان پر سکینت نازل کی ہے۔ اور یہ لوگ گھنٹوں بغیر کراہے صبر و رضا کی تصویر بنے رہے۔

فون پر لاہور کے ایک لڑکے نے مجھے بتایا کہ میرے 19 سالہ بھائی کو چار پانچ گولیاں لگیں، لیکن زخمی حالت میں گھنٹوں پڑا رہا ہے، اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں اور دعائیں کرتا رہا۔ اگر پولیس بروقت آ جاتی تو بہت سی قیمتی جانیں بچ سکتی تھیں۔ لیکن جب پورا نظام ہی فساد میں مبتلا ہو تو ان لوگوں سے کیا توقعات کی جاسکتی ہیں؟ ایک نوجوان نے دشمن کے ہینڈ گرینیڈ کو اپنے ہاتھ پر روک لیا اس لئے کہ واپس اس طرف لوٹا دوں لیکن اتنی دیر میں وہ گرینیڈ پھٹ گیا اور اپنی جان دے کر دوسروں کی جان بچا لی۔ ایک بزرگ نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر نوجوانوں اور بچوں کو بچا لیا۔ حملہ آور کی طرف ایک دم دوڑے اور ساری گولیاں اپنے سینے پر لے لیں۔ آج پولیس کے آئی جی صاحب بڑے فخر سے یہ بیان دے رہے ہیں کہ، پولیس نے دو دہشت گردوں کو پکڑ لیا۔ جب اوپر سے نیچے تک ہر ایک جھوٹ اور سچ کی تمیز کرنا چھوڑ دے تو پھر ایسے بیان ہی دیئے جاتے ہیں۔ دو دہشت گرد جو پکڑے گئے ہیں انہیں بھی ہمارے ہی لڑکوں نے پکڑا۔ اور پکڑنے والا بھی مجھے بتایا گیا، ایک کمزور سا لڑکا تھا یعنی بظاہر جسمانی لحاظ سے بڑے ہلکے جسم کا مالک تھا لیکن ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اس دہشتگرد کی گردن دبوچے رکھی اور دوسرے ہاتھ سے اس کی جیکٹ تک اس کا ہاتھ نہ جانے دیا، اس ہُک تک اس کا ہاتھ نہ جانے دیا جسے وہ کھینچ کر اس کو پھاڑنا چاہتا تھا۔

یہ بیچارے لوگ جو نوجوان دہشت گرد ہیں، چھوٹی عمر کے، اٹھارہ انیس سال کے، یا بیس بائیس سال کے لڑکے تھے، یہ بیچارے غریب تو غریبوں کے بچے ہیں۔ بچپن میں غربت کی وجہ سے ظالم ٹولے کے ہاتھ آ جاتے ہیں جو مذہبی تعلیم کے بہانے انہیں دہشت گردی سکھاتے ہیں اور پھر ایسا brain wash کرتے ہیں کہ ان کو جنت کی خوشخبریاں صرف ان خودکش حملوں کی صورت میں دکھاتے ہیں۔ حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بننے والی موت ہے۔ لیکن یہ بات سمجھنے سے اب یہ لوگ قاصر ہو چکے ہیں۔ ان دہشت گردوں کے سرغنوں کو کبھی کسی نے سامنے آتے نہیں دیکھا، کبھی اپنے بچوں کو قربان کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اگر قربانیاں دیتے ہیں تو غریبوں کے بچے، جن کے برین واش کئے جاتے ہیں۔ بہرحال ایسے دو دہشت گرد جو پکڑے گئے، ہمارے اپنے لڑکوں نے ہی پکڑے۔

یہ فرشتوں کا اترنا اور تسکین دینا جہاں ان زخمیوں پر ہمیں نظر آتا ہے وہاں پیچھے رہنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل کی وجہ سے تسکین پا رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر رکھا ہوا ہے۔ اس ایمان کی وجہ سے جو زمانے کے امام کو ماننے کی وجہ سے ہم میں پیدا ہوا یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ جاؤ اور میرے بندوں کے دلوں کی تسکین کا باعث بنو۔ ان دعائیں کرنے والوں کے لئے تسلی اور صبر کے سامان کرو۔ اور جیسا کہ میں نے کہا، ہر گھر میں مجھے یہی نظارے نظر آئے ہیں۔ ایسے ایسے عجیب نظارے ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کیسے کیسے لوگ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ ہر ایک إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّيْ وَحُزْنِيْ إِلَى اللّٰهِ (یوسف:87) کہ میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ تعالیٰ کے حضور کرتا ہوں کی تصویر نظر آتا ہے۔ اور یہی ایک مومن کا طرہ امتیاز ہے۔ مومنوں کو غم کی حالت میں صبر کی یہ تلقین خدا تعالیٰ نے کی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ۔ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (البقرۃ:154) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ صبر اور صلوۃ کے ساتھ اللہ سے مدد مانگو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پس ایک بندہ تو خدا تعالیٰ کے آگے ہی اپنا سب کچھ پیش کرتا ہے، جو اللہ کا حقیقی بندہ ہے، عبدِ رحمان ہے، جزع فزع کی بجائے، شور شرابے اور جلوس کی بجائے، قانون کو ہاتھ میں لینے کی بجائے، جب صبر اور دعاؤں میں اپنے جذبات کو ڈھالتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کا حق دار ٹھہرتا ہے۔ مومنوں کی جماعت کو خدا تعالیٰ نے پہلے ہی آزمائشوں کے متعلق بتا دیا تھا۔ یہ فرما دیا تھا کہ آزمائشیں آئیں گی۔ فرماتا ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ (البقرۃ:156) اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعے سے آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

پس صبر اور دعائیں کرنے والوں کے لئے خدا تعالیٰ نے خوشیوں کی خبریں سنائی ہیں۔ اپنی رضا کی جنت کا وارث بننے کی خبریں سنائی ہیں۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو بھی جنت کی بشارت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اس دنیا میں رہنے والوں کے لئے بھی جنت کی بشارت ہے۔ ایسے لوگوں کی خواہشات اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول بن جاتی ہیں۔ جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی انہی خوبیوں کا ذکر کیا ہے کہ جو لوگ ابتلاؤں میں استقامت دکھاتے ہیں فرشتے ان کے لئے تسلی کا سامان کرتے ہیں۔ جب مومنین ہر طرف سے ابتلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں جانوں کو بھی نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ اموال کو بھی نقصان پہنچایا جاتا ہے یا پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ عزتوں کو بھی نقصان پہنچایا جاتا ہے یا پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہر طرف سے بعض دفعہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی مدد کے دروازے ہی بند ہو گئے ہیں اس وقت جب مومنین بَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ کو سمجھتے ہوئے استقامت دکھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتے ہیں۔ ایک دم ایسی فتح و ظفر اور نصرت کی خبریں ملتی ہیں، اس کے دروازے کھلتے ہیں کہ جن کا خیال بھی ایک مومن کو نہیں آ سکتا۔ ایسے ایسے عجائب اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے کہ جن کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ پس استقامت شرط ہے اور مبارک ہیں لاہور کے احمدی جنہوں نے یہ استقامت دکھائی، جانے والوں نے بھی اور پیچھے رہنے والوں نے بھی۔ پس یقیناً اللہ تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے اپنے وعدے پورے کرے گا۔ اور دلوں کی تسکین کے لئے جو وعدے ہیں، جو ہمیں نظر آ رہے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہونے کا ہی نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

”وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ اس استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہانتک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلّی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں، موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے، نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بےکس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلّی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور هر چه بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بےقراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے“۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 419-420)

آج ہمارے شہداء کی خاک سے بھی یقیناً یہ خوشبو آ رہی ہے جو ہمارے دماغوں کو معطر کر رہی ہے۔ ان کی استقامت ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس استقامت اور صبر کا دامن تم نے پکڑا ہے، اسے کبھی نہ چھوڑنا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ ابتلاء کا لمبا ہونا تمہارے پائے استقلال کو ہلا نہ دے۔ کہیں کوئی ناشکری کا کلمہ تمہارے منہ سے نہ نکل جائے۔ ان شہداء کے بارے میں تو بعض خوابیں بھی بعض لوگوں نے بڑی اچھی دیکھی ہیں۔

خوش خوش جنت میں پھر رہے ہیں۔ بلکہ ان پر تمغے سجائے جا رہے ہیں۔ دنیاوی تمغے تو لمبی خدمات کے بعد ملتے ہیں یہاں تو نوجوانوں کو بھی نوجوانی میں ہی خدمات پر تمغے مل رہے ہیں۔

پس ہمارا رونا اور ہمارا غم خدا تعالیٰ کے حضور ہے اور اس میں ہمیں کبھی کمی نہیں ہونے دینی چاہئے۔ آپ لاہور کے وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ ’’لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں‘‘۔ (الہام 13 ردسمبر 1900ء) اور ’’لاہور میں ہمارے پاک محبّ ہیں‘‘۔ (الہام 13 ردسمبر 1900ء) پس یہ آپ لوگوں کا اعزاز ہے جسے آپ لوگوں نے قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو صبر اور دعا سے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اور پھر اس تعلق میں بہت سی خوشخبریاں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بتائی ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں آپ جن کے شہر کے نام کے ساتھ خوشخبریاں وہاں کے رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح علیہ السلام کے ذریعہ دی ہیں۔

دشمن نے تو میرے نزدیک صرف جانی نقصان پہنچانے کے لئے یہ حملہ نہیں کیا تھا، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اور بھی مقصد تھے۔ ایک تو خوف پیدا کر کے اپنی نظر میں، اپنے خیال میں کمزور احمدیوں کو احمدیت سے دور کرنا تھا، نوجوانوں میں بے چینی پیدا کرنی تھی۔ لیکن نہیں جانتے کہ یہ ان ماؤں کے بیٹے ہیں جن کے خون میں، جن کے دودھ میں جان، مال، وقت، عزت کی قربانی کا عہد گردش کر رہا ہے۔ جن کے اپنے اندر عہدِ وفا نبھانے کا جوش ہے۔ دوسرے دشمن کا یہ خیال تھا کہ اس طرح اتنی بڑی قربانی کے نتیجے میں احمدی برداشت نہیں کر سکیں گے اور سڑکوں پر آ جائیں گے۔ توڑ پھوڑ ہوگی، جلوس نکلیں گے اور پھر حکومت اور انتظامیہ اپنی من مانی کرتے ہوئے جو چاہے احمدیوں سے سلوک کرے گی۔ اور اس ردّ عمل کو باہر کی دنیا میں اچھال کر پھر احمدیوں کو بدنام کیا جائے گا۔ اور پھر دنیا کو دکھانے کے لیے، بیرونی دنیا کو باور کرانے کے لئے یہ لوگ اپنی تمام تر مدد کے وعدے کریں گے۔ لیکن نہیں جانتے کہ احمدی خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنے والے اور اس کی پناہ میں آنے والے لوگ ہیں۔ خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہونے والے لوگ ہیں۔ اور یہ کبھی ایسا ردّ عمل نہیں دکھا سکتے۔ جب یہ ردّ عمل جو مخالفین کی توقع تھی ان لوگوں نے نہیں دیکھا اور پھر بیرونی دنیا نے بھی اس ظالمانہ حرکت پر شور مچایا اور میڈیا نے بھی ان کو ننگا کر دیا تو رات گئے حکومتی اداروں کو بھی خیال آ گیا کہ ان کی ہمدردی کی جائے۔ اور اپنی شرمندگی مٹائی جائے۔ اور پھر آگے بیان بازی شروع ہوگئی۔ ہمدردیوں کے بیان آنے لگ گئے۔ حیرت ہے کہ ابھی تک دنیا کو، ان لوگوں کو خاص طور پر یہ نہیں پتہ چلا کہ احمدی کیا چیز ہیں؟ گزشتہ ایک سو بیس سالہ احمدیت کی زندگی کے ہر ہر سیکنڈ کے عمل نے بھی ان کی آنکھیں نہیں کھولیں۔ یہ ایک امام کی آواز پر اٹھنے اور بیٹھنے والے لوگ ہیں۔ یہ اس مسیح موعود کے ماننے والے لوگ ہیں جو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنے آیا تھا۔ جنہوں نے جانور طبع لوگوں کو انسان اور انسانوں کو باخدا انسان بنایا تھا۔ پس اب جبکہ ہم درندگی کی حالتوں سے نکل کر باخدا انسان بننے کی طرف قدم بڑھانے والے ہیں، ہم کس طرح یہ توڑ پھوڑ کر سکتے ہیں۔ جلوس اور قتل و غارت کا ردّ عمل کس طرح ہم دکھا سکتے تھے۔ ہم نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔ ہم نے تو اپنا غم اور اپنا دکھ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیا ہے اور اس کی رضا پر راضی اور اس کے فیصلے کے انتظار میں ہیں۔

یہ درندگی اور سفا کی تمہیں مبارک ہو جو خدا کے نام پر خدا کی مخلوق بلکہ خدا کے پیاروں کے خون کی ہولی کھیلنے والے ہو۔ عوام کو مذہب کے نام پر دوبارہ چودہ پندرہ سو سال پہلے والی بدّووانہ زندگی میں لے جانے والے اور اس میں رہنے والے ہو۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ کسی مصلح کی ضرورت نہیں ہے۔ اب کسی مسیح موعود کی آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اس سے بھی انکاری ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمارے لئے قرآن اور شریعت کافی ہے۔ کیا تمہارے یہ عمل اس شریعت اور قرآن پر ہیں جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے؟ یقیناً نہیں۔ تم میرے آقا، ہاں وہ آقا جو محسنِ انسانیت تھا اور قیامت تک اس جیسا محسنِ انسانیت پیدا نہیں ہو سکتا، اس محسنِ انسانیت کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کرنے والے ہو۔ ناموسِ رسالت کے نام پر میرے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے والے ہو۔ یقیناً قیامت کے دن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کا کلمہ تم میں سے ایک ایک کو پکڑ کر تمہیں تمہارے بدانجام تک پہنچائے گا۔ ہمارا کام صبر اور دعا سے کام لینا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر احمدی اس پر کاربند رہے گا۔

یہ صبر کے نمونے جب دنیا نے دیکھے تو غیر بھی حیران ہو گئے۔ ظلم اور سفّا کی کے ان نمونوں کو دیکھ کر غیروں نے نہ صرف ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ احمدیت کی طرف مائل بھی ہوئے بلکہ بیعت میں آنے کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ پس یہ ظلم جو تم نے ہمارے سے روا رکھا اس کا بدلہ اس دنیا میں ہمیں انعام کی صورت میں ملنا شروع ہو گیا۔

میرا خیال تھا کہ کچھ واقعات بیان کروں گا لیکن بعض اتنے دردناک ہیں کہ ڈرتا ہوں کہ جذبات سے مغلوب نہ ہو جاؤں۔ اس لئے سارے تو بیان نہیں کر سکتا۔ چند ایک واقعات جو ہیں وہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ہمارے نائب ناظر اصلاح وارشاد ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ ایک نمازی نے جب وہ جنازے پر آئے تھے، کسی کو مخاطب ہو کر کہا کہ ایک انعام اور ملا کہ شہید باپ کا بیٹا ہوں اور مجھے کہا کہ عزم اور حوصلے بلند ہیں، ماڈل ٹاؤن میں مکرم اعجاز صاحب کے بھائی شہید ہو گئے اور انہیں مسجد میں ہی اطلاع مل گئی اور کہا گیا کہ فلاں ہسپتال پہنچ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جانے والا خدا کے حضور حاضر ہو چکا، اب شاید میرے خون کی احمدی بھائیوں کو ضرورت پڑ جائے، اس لئے میں تو اب یہیں ٹھہروں گا۔ ایک ماں نے کہا کہ اپنی گود سے جواں سالہ بیٹا خدا کی گود میں رکھ دیا۔ جس کی امانت تھی اس کے سپرد کر دی۔ ہمارے مربی سلسلہ محمود احمد شاد صاحب نے ماڈل ٹاؤن میں اپنے فرض کو خوب نبھایا۔ خطبہ کے دوران دعاؤں اور استغفار، صبر اور درود پڑھنے کی تلقین کرتے رہے۔ بعض قرآنی آیتیں بھی دہرائیں۔ دعائیں بھی دہرائیں اور درود شریف بھی بلند آواز سے دہرایا اور نعرۂ تکبیر بھی بلند کیا اور آپ نے جامِ شہادت بھی نوش کیا۔ سردار عبدالسمیع صاحب نے بتایا کہ فجر کی نماز پر چک سکندر کے واقعات اور شہادتوں کا ذکر فرما رہے تھے کیونکہ یہ اس وقت وہاں متعین تھے۔

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ باہر سیڑھیوں کے نیچے صحن میں ڈیڑھ دو سو آدمی کھڑے تھے۔ اس وقت دہشتگرد فائرنگ کرتے ہوئے ہال کے کارنر میں تھے۔ ایک آدمی بالکل صحن کے کونے تک آ گیا۔ اگر وہ اس وقت باہر آ جاتا تو جو ڈیڑھ دو سو آدمی باہر تھے وہ شاید آج موجود نہ ہوتے۔ لیکن میری آنکھ کے سامنے ایک انصار جن کی عمر لگ بھگ 65 سال یا اوپر ہوگی، انہوں نے pillar کے پیچھے سے نکل کر اس کی طرف دوڑ لگا دی۔ اور اس کی وجہ سے بالکل ان کی چھاتی میں گولی لگی اور وہ شہید ہو گئے، لیکن ان کی بہادری کی وجہ سے دہشت گرد کے باہر آنے میں کچھ وقت لگا۔ لیکن اس عرصہ میں بہت سے احمدی محفوظ جگہ پر پہنچ گئے اور پھر اس نے گرینیڈ بعد میں پھینکا۔ اور کہتے ہیں جب ہم باہر آئے ہیں تو ہم نے دیکھا کہ بے شمار لوگ سیڑھیوں پر شہید پڑے تھے۔

ایک صاحب نے مجھے لکھا، جو جاپان سے وہاں گئے ہوئے تھے اور جنازے میں شامل ہوئے کہ آخرین کی شہادتوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک کی یادوں کو تازہ کر دیا۔ ربوہ کے پہاڑ کے دامن میں ان مبارک وجودوں کو دفناتے ہوئے کئی دفعہ ایسا لگا جیسے اس زمانے میں نہیں۔ صبر و رضا کے ایسے نمونے تھے جن کو الفاظ میں ڈھالنا ناممکن ہے۔ انصار اللہ کے لان میں مَیں نے اپنی دائیں طرف ایک بزرگ سے جو جنازے کے انتظار میں بیٹھے تھے پوچھا کہ چچا جان! آپ کے کون فوت ہوئے ہیں؟ فرمایا میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے۔ لکھنے والے کہتے ہیں کہ میرا دل دہل رہا تھا اور پُرعزم چہرہ دیکھ کر ابھی میں منہ سے کچھ بول نہ پایا تھا کہ انہوں نے پھر فرمایا کہ الحمد للہ! خدا کو یہی منظور تھا۔ لکھنے والے کہتے ہیں کہ میرے چاروں طرف پُرعزم چہرے تھے اور میں اپنے آپ کو سنبھال رہا تھا کہ ان کو وقار ہستیوں کے سامنے کوئی ایسی حرکت نہ کروں کہ خود مجھے شرمندگی اٹھانی پڑے۔ کہتے ہیں کہ میں مختلف لوگوں سے ملتا اور ہر بار ایک نئی کیفیت سے گزرتا رہا۔ خون میں نہائے ایک شہید کے پاس کھڑا تھا کہ آواز آئی میرے شہید کو دیکھ لیں۔ اس طرح کے بے شمار جذبات احساسات ہیں۔

ایک خاتون لکھتی ہیں کہ میرے چھوٹے بچے بھی جمعہ پڑھنے گئے تھے اور خدا نے انہیں اپنے فضل سے بچا لیا۔ جب مسجد میں خون خرابہ ہو رہا تھا تو ہماری ہمسائیاں ٹی وی پر دیکھ کر بھاگی آئیں کہ رو دھو رہی ہوگی۔ یعنی میرے پاس آئیں کہ رو دھو رہی ہوں گی کیونکہ مسجد کے ساتھ ان کا گھر تھا۔ لیکن میں نے ان سے کہا کہ ہمارا معاملہ تو خدا کے ساتھ تھا۔ مجھے بچوں کی کیا فکر ہے؟ ادھر تو سارے ہی ہمارے اپنے ہیں۔ اگر میرے بچے شہید ہو گئے تو خدا کے حضور مقرب ہوں گے اور اگر بچ گئے تو غازی ہوں گے۔ یہ سن کر عورتیں حیران رہ گئیں اور الٹے پاؤں واپس چلی گئیں کہ یہ کیسی باتیں کر رہی ہے؟ اور پھر آگے لکھتی ہیں کہ اس نازک موقع پر ربوہ والوں نے جو خدمت کی اور دکھی دلوں کے ساتھ دن رات کام کیا اس پر ہم سب آپ کے اور ان کے شکرگزار ہیں۔ ایک ماں کا اٹھارہ سال کا اکلوتا بیٹا تھا۔ ایک لڑکا تھا باقی لڑکیاں ہیں۔ میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا۔ شہید ہو گیا اور انتہائی صبر اور رضا کا ماں باپ نے اظہار کیا اور یہ کہا کہ ہم بھی جماعت کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔

مسلم الدّروبی صاحب سیریا کے ہیں وہ بھی ان دنوں میں وہاں گئے ہوئے تھے۔ اور ان کو بھی ٹانگ پر کچھ زخم آئے ہیں۔ شام کے احمدی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسا نظارہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کوئی افراتفری نہیں تھی۔ کوئی ہراسانی نہیں تھی۔ کوئی خوف نہیں تھا۔ ہر ایک آرام سے اپنے اپنے کام کر رہا تھا اس وقت بھی جب دشمن گولیاں چلا رہا تھا اور انتظامیہ کی طرف سے جو بھی ہدایات دی جا رہی تھیں ان کے مطابق عمل ہو رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میرے لئے تو ایک ایسی انہونی چیز تھی کہ جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

پس یہ وہ لوگ ہیں، یہ وہ مائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی جماعت میں پیدا کی ہیں۔ قربانیوں کی عظیم مثال ہیں۔ اس بات کی فکر نہیں کہ میرے بچوں کا کیا حال ہے یا میرا بچہ شہید ہو گیا ہے۔ پوری جماعت کے لئے یہ مائیں درد کے ساتھ دعائیں کر رہی ہیں۔ پس اے احمدی ماؤں! اس جذبے کو اور ان نیک اور پاک جذبات کو اور ان خیالات کو کبھی مرنے نہ دینا۔ جب تک یہ جذبات رہیں گے، جب تک یہ پُرعزم سوچیں رہیں گی، کوئی دشمن کبھی جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

ایک احمدی نے لکھا کہ میں ربوہ سے گیا تھا۔ ایک نوجوان خادم کے ساتھ مل کر لاشیں اٹھاتا رہا تو سب سے آخر میں اس نے میرے ساتھ مل کر ایک لاش اٹھائی اور ایمبولینس تک پہنچا دی، اور اس کے بعد کہنے لگا کہ یہ میرے والد صاحب ہیں۔ اور پھر یہ نہیں کہ اس ایمبولینس کے ساتھ چلا گیا بلکہ واپس مسجد میں چلا گیا اور اپنی ڈیوٹی جو اس کے سپرد تھی اس کام میں مستعد ہو گیا۔

یہ ہیں مسیح محمدی کے وہ عظیم لوگ جو اپنے جذبات کو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔

اس طرح کے بیسیوں واقعات ہیں۔ بعد میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ جمع کر کے لکھے بھی جائیں گے۔ایک بات جو سب نے بتائی ہے جو کامن (Common) ہے، عینی شاہد جو بتاتے ہیں کہ دہشت گرد جب یہ سب کارروائی کررہے تھے تو کوئی پینک (Panic) نہیں تھا۔جیسا کہ الدّ روبی صاحب نے بھی لکھا ہے۔امیر صاحب اور مربی صاحب اور عہدیداران کی ہدایات پر جب تک یہ لوگ عہدیداران زندہ رہے سکون سے عمل کرتے رہے اور اس کے بعد بھی کوئی بھگدڑ نہیں مچی بلکہ بڑے آرگنائزڈ طریقے سے دیواروں کے ساتھ لگ گئے تا کہ گولیوں سے بچ سکیں اور بیٹھ کر دعائیں کرتے رہے۔اور ایک بزرگ اس حالت میں مسلسل سجدہ میں رہے ہیں کوئی پرواہ نہیں کی کہ دائیں بائیں گولیاں آ رہی ہیں۔ یہ ہیں ایمان والوں اور حقیقی ایمان والوں کے نظارے۔

کئی خطوط مجھے اس مضمون کے بھی آ رہے ہیں جو سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ۔ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔(الاحزاب: 24) کہ مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔پس ان میں سے وہ بھی ہیں جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہا ہے۔اور انہوں نے ہرگز اپنے طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔اور وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ لکھ کر یہ لوگ پھر اپنے عہدِ وفا اور قربانی کا یقین دلا رہے ہیں۔

پس دشمن تو سمجھتا تھا کہ اس عمل سے احمدیوں کو کمزور کر دے گا، جماعت کی طاقت کو توڑ دے گا۔شہروں کے رہنے والے شاید اتنا ایمان نہیں رکھتے۔لیکن انہیں کیا پتہ ہے کہ یہ شہروں کے رہنے والے وہ لوگ ہیں جن میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان کی حرارت بھر دی ہے۔ جو دین کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔ بے شک دنیا کے دھندوں میں بھی لگے ہوئے ہیں لیکن صرف دنیا کے دھندے مقصود نہیں ہیں۔ جب بھی دین کے لئے بلایا جاتا ہے تو لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے کہا یہ درندگی کے بجائے انسانیت کے علمبردار ہیں۔آخر یہ احمدی بھی تو اسی قوم میں سے آئے ہیں۔وہی قبیلے ہیں، وہی برادریاں ہیں جہاں سے وہ لوگ آ رہے ہیں جو مذہب کے نام پر درندگی اور سفّا کی دکھاتے ہیں۔لیکن مسیح موعود کے ماننے کے بعد یہی لوگ ہیں جو مذہب کی خاطر قربانیاں تو دیتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق۔

میں نے ذکر کیا تھا کہ ان واقعات کا پریس نے اور پاکستان پریس نے بھی ذکر کیا۔اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے اور ہمیشہ حق کہنے کی توفیق دیتا رہے۔اب اس حق کہنے کے بعد کہیں مولویوں کے ردِّ عمل سے ڈر کر پھر پرانی ڈگر پر نہ چل پڑیں۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک کے پریس ہیں، حکومتیں ہیں ان کی طرف سے بیان آئے ،statements آئیں، ہمدردی کے پیغام آئے اور مختلف حکومتوں کے نمائندے، یہاں کی حکومت کے نمائندے نے بھی انگلستان کے ممبران پارلیمنٹ نے بھی ہمدردی اور تعزیت کے پیغام بھیجے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

اور تو اور ختمِ نبوت کی طرف سے بھی اخبار میں خبر آئی تھی کہ بڑا غلط کام ہوا ہے اور یہ درندگی ہے اور یہ نہیں ہونی چاہئے تھی۔تو پھر وہ جو بینر ہیں جو پوسٹر ہیں جو دیواروں پر لگے ہوئے ہیں جو سڑکوں پر لگے ہوئے ہیں حتی کہ ہائی کورٹ کے ججوں کے نیم پلیٹس (Name Plates) کے نیچے لگے ہوئے ہیں، جس میں احمدیوں کے خلاف گندی زبان استعمال کی گئی ہے انہیں مرتد کہا گیا ہے، انہیں واجب القتل کہا گیا ہے، وہ کس کے لگائے ہوئے ہیں؟ تم لوگ ہی تو ہو اس دنیا کو، ان لوگوں کو، بے عقلوں کو جوش دلانے والے، اور اب جب یہ دیکھا کہ دنیا کا رُخ اس طرف آ گیا ہے تو ہم بھی ہیں تو سہی اس اس ظلم میں شامل، پھر دنیا کی نظر میں ہم اس ظلم میں شامل ہونے سے بچ جائیں تو یہ بیان دینے لگ گئے ہیں۔

تو احمدیوں کے خلاف یہ بغض اور کینہ جو ان نام نہاد علماء کی طرف سے دکھایا جا رہا ہے۔یہی اصل وجہ ہے جو یہ ساری کارروائی ہوئی ہے۔ پاکستان کے چیف جسٹس صاحب ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر خود نوٹس لیتے ہیں۔ اخباروں میں یہ بات آ جاتی ہے۔تو یہ جو اتنا بڑا ظلم ہوا ہے اور یہ جو بینر لگے ہوئے ہیں اور جو پوسٹر لگے ہوئے ہیں اس پر ان کو خیال نہیں آیا کہ خود کوئی نوٹس لیں اور یہ علماء جو لوگوں کو اُکسا رہے ہیں، ان کے خلاف کارروائی کریں۔کیا انصاف قائم کرنے کے معیار صرف اپنی پسند پر منحصر ہیں؟

جیسا کہ میں نے کہا، ہمارا رونا اور ہمارے دکھ تو خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں۔ان سے تو ہم نے کچھ نہیں لینا۔لیکن صرف ان کے معیاروں کی طرف میں نشاندہی کر رہا ہوں۔ ہمارا تو ہر ابتلاء کے بعد اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیوں کا اور اس کی رضا کے حصول کا ادراک اور بڑھتا ہے۔ بندے نہ تو ہمارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور نہ ہی ہمیں یہ کچھ دے سکتے ہیں۔

بے شک دنیا میں آج کل دہشتگردی بہت زیادہ ہے۔ پاکستان میں اس کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔لیکن احمدیوں کے خلاف دہشتگردی کو قانون کا تحفظ حاصل ہے۔اس لئے جو ان کے دل میں آتا ہے وہ کرتے ہیں۔ مونگ رسول کا واقعہ ہوا، وہاں بھی دہشت گردی ہوئی، وہاں کے جو دہشت گرد تھے پکڑے گئے تھے ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ کیا ان کو سزا دی گئی؟ وہ پاکستانی گلیوں میں آج بھی آزادی کے ساتھ پھر رہے ہیں۔پس ان سے تو کوئی احمدی کسی قسم کی کوئی توقع نہیں کرسکتا اور نہ کرتا ہے۔ ہمارا مولیٰ تو ہمارا اللہ ہے اور اس پر ہم توکل کرتے ہیں۔ وہی ہمارا معین و مددگار ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہمیشہ ہماری مدد کرتا رہے گا اور اپنی حفاظت کے حصار میں ہمیں رکھے گا۔ان لوگوں سے آئندہ بھی کسی قسم کی خیر کی کوئی امید نہیں اور نہ کبھی ہم رکھیں گے۔اس لئے احمدیوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔اور دعاؤں کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ کی دعا بہت پڑھیں۔رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِي کی دعا ضرور پڑھیں۔اس کے علاوہ بھی بہت دعائیں کریں۔ثباتِ قدم کے لئے دعائیں کریں۔ان لوگوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں، روئیں۔ان دو مساجد میں جو ہمارے زخمی ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ان زخمیوں میں سے بھی آج ایک اور ڈاکٹر عمران صاحب تھے ان کی شہادت ہوگئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔اللہ تعالیٰ باقی جو زخمی ہیں ان کو شفا عطا فرمائے اور ہر احمدی کو ہر شر سے ہمیشہ بچائے۔احمدیوں نے پاکستان کے بنانے میں کردار ادا کیا تھا اور ان لوگوں سے بڑھ کر کیا تھا، جو آج دعویدار ہیں، جو آج پاکستان کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں اس لئے ملک کی بقا کے لئے بھی دعا کرنا ہمارا فرض ہے۔اور ان لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے اور ان کے عبرتناک انجام کے لئے بھی دعا کریں جو ملک میں افراتفری اور فساد پھیلا رہے ہیں، جنہوں نے ملک کا سکون برباد کیا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

ایک بات اور کہنا چاہوں گا۔ایک احمدی نے بڑے جذباتی انداز میں ایک خط لکھا لیکن اس سوچ پہ مجھے بڑی حیرت ہوئی، کیونکہ پڑھے لکھے بھی ہیں جماعتی خدمات بھی کرنے والے ہیں۔ایک فقرہ یہ تھا کہ ’’دشمن نے کیسے کیسے ہیرے مٹی میں رول دیئے‘‘۔یہ بالکل غلط ہے۔ یہ ہیرے مٹی میں رولے نہیں گئے۔ ہاں دشمن نے مٹی میں رولنے کی ایک مذموم کوشش کی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی اہمیت پہلے سے بھی بڑھا دی اور ان کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ ان کو دائمی زندگی سے نوازا۔اس ایک ایک ہیرے نے اپنے پیچھے رہنے والے ہیروں کو مزید صیقل کر دیا۔ان جانے والے ہیروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے چمکدار ستاروں کی صورت میں آسمانِ اسلام اور احمدیت پر سجا دیا جس نے نئی کہکشائیں ترتیب دے دی ہیں اور ان کہکشاؤں نے ہمارے لئے نئے راستے متعین کر دیئے۔ان میں سے ہر ہر ستارہ جب اس سے علیحدہ ہو کے بھی ہمارے لئے قطب ستارہ بن جاتا ہے۔ پس ہمارا کوئی بھی دشمن کبھی بھی اپنی مذموم اور قبیح کوشش میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔اور ہر شہادت بڑے بڑے پھل پیدا کرتی ہے، بڑے بڑے مقام حاصل کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب شہیدوں کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے، اور ہم بھی ہمیشہ استقامت کے ساتھ دین کی خاطر قربانیاں دیتے چلے جانے والوں میں سے ہوں۔شہداء کا ذکر بھی کرنا چاہتا تھا لیکن یہ تو ایک لمبی بات ہو جائے گی۔آئندہ انشاء اللہ مختصر ذکر کروں گا کیونکہ تقریباً 85 شہداء ہیں مختصر تعارف بھی کروایا جائے تو کافی وقت لگتا ہے۔ جمعہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ان کی نمازِ جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

اسی دوران گزشتہ دنوں اس واقعہ کے دو تین دن کے بعد نارووال میں ہمارے ایک احمدی کو شہید کر دیا گیا۔ ان کا نام نعمت اللہ صاحب تھا اور اپنے گھر میں سوئے ہوئے تھے۔ صحن میں آ کر چھریوں کا وار کر کے ان کو شہید کیا۔ان کا بڑا بیٹا بچانے کے لئے آیا تو اس کو بھی زخمی کر دیا۔ وہ ہسپتال میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی شفا عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند کرے۔ ان کی اہلیہ اور تین بیٹیاں ہیں اور تین بیٹے ہیں۔ان کے دوسرے عزیزوں میں سے بھی لاہور میں دو شہید ہوئے ہیں۔اور قاتل کا تعلق تحفظِ ختم نبوت سے ہے۔ایک طرف تحفظِ ختمِ نبوت والے اعلان کر رہے ہیں کہ بہت برا ہوا۔دوسری طرف اپنے لوگوں کو اُکسا رہے ہیں کہ جاؤ اور احمدیوں کو شہید کرو اور جنت کے وارث بن جاؤ۔ وہ پکڑا گیا ہے اور اس نے اقرار کیا ہے کہ سانحہ لاہور کے پسِ منظر میں مجھے بھی کیونکہ ہمارے علماء نے یہی کہا ہے اس لئے میں شہید کرنے کے اس نیک کام کے لئے ثواب حاصل کرنے کے لئے آیا تھا۔اور پھر پکڑے جانے کے بعد یہ بھی کہہ دیا کہ یہاں ہم کسی بھی احمدی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔تو یہ تو ان کے حال ہیں۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں دنیا میں بدنام کیا جاتا ہے۔دنیا میں تو خود تم اپنے آپ کو بدنام کر رہے ہو۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ بہت دعائیں کریں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ مریضوں کے لئے بھی بہت دعائیں کریں۔اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ☆☆

رمضان المبارک اور درس القرآن

الحمد للہ کہ چند یوم بعد رمضان کا مقدس مہینہ شروع ہو رہا ہے اس ماہ مبارک میں اپنی اپنی جماعتوں میں درس القرآن کا خصوصی اہتمام فرمائیں ۔ جہاں روزانہ درس ممکن نہ ہو، وہاں ہفتہ وار درس القرآن کا اہتمام کریں اور قرآن مجید کے بعض حصے جن میں اخلاقی تعلیمات ہیں اور حقوق اللہ و حقوق العباد سے متعلق حصے ہیں، ان کو قرآن و حدیث کی روشنی میں شامل کریں۔

۲۔احباب جماعت کو یہ خصوصی تحریک کریں کہ وہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کے جس حصہ کی تلاوت کریں ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی پڑھیں اور جو احباب و مستورات ماہ رمضان میں مکمل ترجمہ قرآن پڑھ لیں، ان کے اسماء دفتر میں بھی بھجوائیں تا کہ بغرض دُعا حضور انور کو بھجوائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مبارک سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

رمضان میں کلام الٰہی کا نزول

(مرسلہ: مکرم مبارک احمد شاد معلم سلسلہ، جوالاکھی ہماچل پردیش)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥

(سورۃ البقرۃ:۱۸۶)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق وباطل میں فرق کردینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر گزار بنو۔

رمضان کا مہینہ اُن مقدس ایام کی یاد دلاتا ہے جن میں قرآن کریم جیسی کامل کتاب کا دُنیا میں نزول ہوا۔ وہ مبارک دن، وہ دُنیا کی سعادت کی ابتدا کے دن وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کی برکت کے دروازے کھولنے والے دن جب دُنیا کی گھناؤنی شکل، اُس کے بدصورت چہرے اور اُس کے اذیت پہنچانے والے اعمال سے تنگ آکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں جا کر اور دُنیا سے منہ موڑ کر اور اپنے عزیز واقارب کو چھوڑ کر صرف اپنے خدا کی یاد میں مصروف رہا کرتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ دُنیا سے اس طرح بھاگ کر وہ اپنے فرض کو ادا کریں گے جیسے ادا کرنے کیلئے اُنہیں پیدا کیا ہے۔ انہی تنہائی کی گھڑیوں میں، انہی جدائی کے اوقات میں اور اپنی غور وفکر کی ساعات میں رمضان کا مہینہ آپؐ پر آگیا اور جہاں تک معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے چوبیسویں رمضان کو وہ جو دُنیا کو چھوڑ کر علیحدگی میں چلا گیا تھا اُسے اُس کے پیدا کرنے والے اُس کی تربیت کرنے والے، اُس کو تعلیم دینے والے اور اس سے محبت کرنے والے خدا نے حکم دیا کہ جاؤ اور جا کر دنیا کو ہدایت کا راستہ دکھاؤ اور بتایا کہ تم مجھے تنہائی میں اس غار حرا میں ڈھونڈتے ہو مگر میں تمہیں مکہ کی گلیوں اور اُن کے شور وشغب میں ملوں گا جاؤ اور اپنی قوم کو پیغام پہنچاؤ کہ میں نے تم کو ادنیٰ حالت میں پیدا کر کے اور پھر ترقی دے کر اس لئے دُنیا میں نہیں بھیجا کہ کھاؤ پیؤ اور مر جاؤ اور کوئی سوال تم سے نہ کیا جائے۔ آپؐ اس آواز کو سن کر حیران رہ گئے۔ آپؐ نے جبرائیل کو حیرت سے دیکھ کر کہا کہ ما انا بقارئ میں تو پڑھنا نہیں جانتا یعنی اس قسم کا پیغام مجھے عجیب معلوم ہوتا ہے۔ کیا یہ الفاظ میرے منہ سے مکہ والوں کے سامنے زیب دیں گے۔ کیا میری قوم ان کو قبول کرے گی اور سنے گی مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو متواتر حکم دیا گیا کہ جاؤ اور پڑھو۔ جاؤ اور پڑھو۔ جاؤ اور پڑھو۔ تب آپؐ نے اس آواز پر اس ارشاد کی تعمیل میں تنہائی کو چھوڑا اور جلوت اختیار کی۔ مگر وہ کیسی مجلس تھی وہ ایسی نہ تھی کہ جب میں ایک دوست بیٹھ کر دوسرے دوست کے سامنے اپنے شکوے بیان کرتا ہے۔ وہ ایسی مجلس نہ تھی جب میں دوست اپنے دوست کے خوش کرنے والے حالات سنتا ہے اور اُسے لطف اُٹھاتا ہے۔ وہ ایسی مجلس نہ تھی؟ جس میں انسان اپنی ذہنی کوفت اور تھکان دور کرتا ہے۔ وہ قصوں کہانیوں والی مجلس نہ تھی شعر وشاعری کی مجلس نہ تھی۔ جس میں مباحثات اور مناظرات ہوتے ہیں بلکہ وہ ایسی مجلس تھی جس میں ایک طرف سے متواتر اور پیہم اخلاص کا اظہار ہوتا تھا تو دوسری طرف سے متواتر اور پیہم گالیاں، دُشنام، ڈراوے اور دھمکیاں ملتی تھیں۔ وہ ایسی مجلس تھی جس میں ایک دفعہ جانے کے بعد دوسرے دن جانے کی خواہش باقی نہیں رہتی، وہ ایسی گالیاں اور ایسے ارادے اور ایسی دھمکیاں ہوتی تھیں کہ ایک طرف اُن کے دینے والے سمجھتے تھے کہ اگر اس شخص میں کوئی حس باقی ہے تو کل اُس کے منہ سے ایسی بات ہرگز نہیں نکلے گی۔ وہ خوش ہوتے تھے کہ آج ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان بند کردی اور دوسری طرف جب خدا تعالیٰ کا سورج چڑھتا تو خدا تعالیٰ کا یہ عاشق صادق خدا تعالیٰ کا پیغام مکہ والوں کو پہنچانے کیلئے پھر نکل کھڑا ہوتا پھر تمام دن وہی گالیاں، وہی دھمکیاں اور وہی ڈراوے ہوتے تھے اور اسی میں شام ہوجاتی مگر جب رات کا پردہ مائل ہوتا تو وہ سمجھتے کہ شاید آج یہ خاموش ہوگیا ہوگا مگر وہ جس کے کانوں میں خدائی آواز گونج رہی تھی وہ مکہ والوں سے دب کر کیسے خاموش ہوجاتا۔ اگر تو اُس کی رات سوتے گزرتی تو بے شک اس پیغام کو بھول جاتا مگر جب اُس کے سونے کی حالت جاگنے ہی کی ہوتی تو وہ کیسے بھول سکتا ہے۔ وہ سبق جو دوہرایا نہ جائے بیشک بھول سکتا ہے مگر جب آپ کی یہ حالت تھی کہ جونہی سرہانے پر سر رکھا اقراء کی آواز آنی شروع ہوجاتی تو آپ کس طرح اس پیغام کو بھول جاتے؟

پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان ہی میں یہ آواز آئی اور رمضان میں ہی آپؐ غار حرا سے باہر نکل کر لوگوں کو یہ تعلیم سنانی شروع کی، اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اترا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ یعنی قرآن لیلۃ القدر میں اتارا گیا ہے۔ رمضان رمض سے نکلا ہے۔ جس کے معنے عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں خواہ وہ جلن دھوپ کی ہو، خواہ بیماری کی۔ اس لئے رمضان کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے اوقات اور ایام ہوں اور ادھر فرمایا: ہم نے اس رات کو اُتارا ہے اور رات تاریکی اور مصیبت پر دلالت کرتی ہے۔ پس ان دونوں آیتوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ الہام کا نزول تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہوا کرتا ہے جب تک کوئی قوم مصائب اور شدائد سے دوچار نہیں ہوتی، جب تک اس کے دن راتیں نہیں بن جاتے، جب تک وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے تکلیف نہیں اُٹھاتی، جب تک انسانی جسم اندر اور باہر سے مصیبت نہیں اُٹھاتا، اُس وقت تک خدا تعالیٰ کا کلام اُس پر نازل نہیں ہوسکتا۔

اور اس ماہ کے انتخاب میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی بتایا ہے کہ اگر تم اپنے اوپر الہام الٰہی کا دروازہ کھولنا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تکالیف اور مصائب میں سے گذرو اس کے بغیر الہام الٰہی کی نعمت تمہیں میسر نہیں آسکتی۔ پس رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے، اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔

دوستوں کو چاہئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں تا کہ اُن کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ بہر حال یہ مہینہ بتاتا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ دُنیا فتح کرے اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ غار حرا میں علیحدگیوں میں جائے۔ دُنیا چھوڑے بغیر نہیں مل سکتی۔ پہلے اس سے علیحدگی اختیار کرنا ضروری ہے اور پھر وہ قبضہ میں آتی ہے مگر وہ قبضہ جسے الٰہی قبضہ وتصرف کہتے ہیں۔ ایک دنیوی قبضہ ہوتا ہے جیسے دجال کا ہے اس کے ملنے کا بیشک یہی طریق ہے کہ آپ اپنے کو دُنیا کیلئے وقف کردیا جائے لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کا ہو کر اس پر قبضہ کرنا چاہے وہ اسی صورت میں آسکے گا جب اُسے چھوڑ دے گا۔ دیکھو! ابو جہل نے دُنیا کیلئے کوشش کی اور اُسے حاصل کیا مگر محمد رسول اللہ نے اُسے چھوڑ دیا اور پھر بھی وہ آپ کو مل گئی بلکہ ابو جہل سے زیادہ ملی۔ ابو جہل زیادہ سے زیادہ مکہ کا رئیس تھا مگر آپؐ اپنی زندگی میں ہی سارے عرب کے بادشاہ ہوگئے اور آج ساری دُنیا کے شہنشاہ ہیں۔ غرض جو دُنیا محمد رسول اللہ کو ملی وہ ابو جہل کو کہاں حاصل ہوئی مگر ابو جہل کو جو کچھ حاصل ہوا وہ دُنیا کمانے سے ملا لیکن محمد رسول اللہ کو جو کچھ ملا وہ دُنیا چھوڑنے سے ملا۔ پس روحانی جماعتوں کو دُنیا چھوڑ دینے سے ملتی ہے اور دنیاوی لوگوں کو دُنیا کمانے سے ملتی ہے اور رمضان ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ پہلے شدید اور مصائب قبول کرو راتوں کی تاریکیاں قبول کرو۔ اور ان چیزوں سے مت گھبراؤ کیونکہ یہی قربانیاں تمہاری کامیابی کا ذریعہ ہیں۔

غرض رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینے کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ کے درمیان گذر جائیں، کتنے ہی سال ہمیں اور ان کو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں، کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور اُن میں حائل ہوتا چلا جائے لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے اور ہم محمد رسول اللہ کے قریب پہنچ گئے ہیں بلکہ محمد رسول اللہ کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔ وہ بُعد جو ایک انسان کو خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ وہ بعد جو ایک مخلوق کو اپنے خالق سے ہوتا ہے، وہ بُعد جو ایک کمزور اور نالائق ہستی کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا سے ہوتا ہے وہ یوں سمٹ جاتا ہے وہ یوں مٹ جاتا ہے جیسے سورج کی کرنوں سے رات کا اندھیرا۔ یہی وہ حالت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ جب رمضان کا مہینہ آئے اور میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں کہ میں اُنہیں کس طرح مل سکتا ہوں۔ تو تُو اُنہیں کہہ دے کہ رمضان اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں خدا اپنے بندوں کیلئے ظاہر ہوا اور اُس نے چاہا کہ پھر اپنے بندوں کو اپنے پاس کھینچ کر لے آئے۔ اس کلام کے ذریعہ جو حبل اللہ ہے جو خدا کا وہ رسہ ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا مخلوق کے ہاتھ میں۔ اب یہ بندوں کا کام ہے کہ وہ اس رسہ پر چڑھ کر خدا تک پہنچ جائیں۔

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآن کے تین معنے ہوسکتے ہیں:

(۱) رمضان کا وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم اُتارا گیا ہے یعنی رمضان المبارک کے روزوں کی اس قدر اہمیت ہے کہ ان کے بارے میں قرآن کریم میں خاص طور پر احکام نازل کئے گئے ہیں اور جس حکم کے بارے میں قرآنی وحی نازل ہوا اُس کے متعلق ہر شخص اندازہ لگاسکتا ہے کہ وہ کتنا اہم اور ضروری ہوگا۔

(۲) دوسرے معنے یہ ہیں کہ رمضان ایسا مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا۔ چنانچہ حدیثوں سے صاف طور سے ثابت ہے کہ قرآن کریم کا نزول رمضان کے مہینے میں شروع ہوا۔ گو تاریخ کی تعین میں اختلاف ہے لیکن محدثین عام طور پر ۲۴ تاریخ کی روایت کو مقدم بتاتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ زرقانی دونوں نے اس روایت کو ترجیح دی ہے کہ قرآن کریم رمضان کی ۲۴ تاریخ کو اُترنا شروع ہوا۔

(۳) تیسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ رمضان میں پورا قرآن اُتارا گیا۔ جیسے احادیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے مرض الموت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

’’جبریل ہر سال رمضان کے مہینے میں تمام قرآن کریم کا میرے ساتھ ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے دو دفعہ دور کیا ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا تھا، جبریل اس کا رسول کریمؐ کے ساتھ مل کر دور کیا کرتے تھے گویا دوسرے الفاظ میں دوبارہ تمام قرآن کریم آپؐ پر نازل کیا جاتا‘‘۔ (بخاری کتاب بدرالوحی)

ان حوالجات سے ثابت ہے کہ ابتدائے نزول قرآن بھی رمضان کے مہینہ میں ہوا اور پھر رمضان میں جتنا قرآن اس وقت تک نازل ہوچکا ہوتا تھا جبریل دوبارہ نازل ہوکر اُسے رسول کریمؐ کے ساتھ مل کر دوہراتے تھے۔ اس روایت کو مدنظر رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ سارا قرآن کریم ہی رمضان میں نازل ہوا بلکہ کئی حصے متعدد بار نازل ہوئے۔ یہاں تک کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول کریمؐ کے مبعوث ہونے کے بعد اگر ۲۳ رمضان آئے تو بعض آیات ایسی تھیں جو ۲۳ بار نازل ہوئیں۔

بعض آیات ۲۲ بار نازل ہوئیں۔ بعض ۲۱ بار اور بعض ۲۰ بار اس طرح جو آیات آخری سال نازل ہوئیں وہ بھی دو دفعہ دوہرائی گئیں کیونکہ جیسا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: آپ کی حیات طیبہ کے آخری سال میں جبرائیل علیہ السلام نے دو دفعہ قرآن کریم آپ کے ساتھ دوہرایا اور یہ بات قرآن کریم سے ثابت ہے کہ ملائکہ جو بھی کام کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جبرائیل علیہ السلام کا رمضان میں آپؐ کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور کرنا نزول نہیں کہلا سکتا کیونکہ فرشتے اُترتے ہی اس وقت ہیں جب خدا تعالیٰ کا حکم ہو اور اسلامی زبان میں اس کے لئے نزول کی اصطلاح ہی استعمال ہوتی ہے۔ پس انزل فیہ القرآن کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ اس مہینہ میں تمام قرآن کا نزول ہوا یہ امر بھی یادرکھنا چاہئے کہ رمضان اسلامی نام ہے۔ اس مہینے کا پہلا نام زمانہ جاہلیت میں ناتق ہوا کرتا تھا۔ (فتح البیان)

غرض ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین احکام دیئے ہیں اور تین ہی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ تین احکام تو یہ ہیں کہ (۱) مہینے کے روزے رکھو (۲) مریض اور مسافر کو ان دنوں میں رخصت ہے (۳) رمضان میں ہی روزے رکھو۔

اس کے مقابل میں تین ہی حکمتیں بیان فرمائیں (۱) کہا کہ ایک مہینے کے روزے رکھو اس کے لئے فرمایا کہ اگر ہم روزے مقرر نہ کرتے تو لوگ کم و بیش رکھتے اور اسطرح وہ تعداد پوری نہ ہوتی جو روحانی ترقی کیلئے ضروری ہے۔

(۲) کہا تھا کہ رمضان میں روزے رکھو۔ اس پر کوئی کہہ سکتا تھا کہ رمضان کو کیوں مقرر کیا ہے جس مہینے میں کوئی چاہتا روزے رکھ لیتا۔ اس لئے فرمایا کہ اس مہینے میں قرآن کریم کا نزول یاد کرکے خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کا جوش پیدا ہوگا اور اس مبارک مہینہ میں خدا تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی کی طرف تمہیں زیادہ توجہ پیدا ہوگی۔

(۳) کہا تھا کہ بعض کیلئے رخصت ہے اس کی وجہ یہ بتائی کہ ان آسانیوں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا جذبہ تمہارے دلوں میں پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ کو ہمارا کتنا خیال ہے۔ اس نے ہمارے فائدہ کیلئے حکم دیا اور اس میں بھی ہمارے لئے آسانیاں پیدا کردی ہیں۔ یہ عِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ کے مقابلہ میں فرمایا کہ یہ تخفیف اور سہولت اس لئے ہے کہ تم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اُس کی محبت سے اپنے سینہ و دل کو منور کرو۔ اسی طرح لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ رمضان ہم نے اس لئے اُتارا ہے کہ تم شکر گذار بنو یعنی ہر تکبیر کے بعد شکر کرو اور خدا تعالیٰ نے اپنے شکر کی توفیق دی اور پھر شکر کی توفیق ملنے پر شکر کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے شکر کا ایسا لا متناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا کہ ہر انسان ہر وقت اُس کے دروازہ پر گر رہے گا اور اس غلام کی طرح ہو جائے گا جو کسی صورت میں بھی اپنے آقا کو نہیں چھوڑتا۔

(بحوالہ تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۳۹۰، ۳۹۸)

رمضان المبارک کا بابرکت مقدس مہینہ اور ادائیگی فریضہ زکوٰۃ

زکوٰۃ جو کہ اسلام کا کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب نصاب مرد و خواتین عام دنوں میں عموماً اور رمضان المبارک میں خصوصاً دیگر چندہ جات کے علاوہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ چندہ جات زکوٰۃ کا بدل نہیں ہیں۔ اور جس پر زکوٰۃ کی شرائط پوری ہوتی ہوں، اس کے لئے جس طرح نماز روزہ اور حج کی عبادت اور ارکان اسلام کا شرائط سے ادا کرنا لازمی ہے اسی طرح زکوٰۃ کی عبادت ادائیگی فرض ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بھی کسی مال میں سے اسکی زکوٰۃ (کا حصہ) رہ جائے تو وہ زکوٰۃ اس مال کو تباہ و برباد کردیتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تو نے اپنا فرض ادا کردیا۔"

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

"چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔" (کشتی نوح صفحہ نمبر 74)

نیز فرمایا: **"زکوٰۃ کیا ہے یوخذ من الامراء ویُرد الیٰ الفقراء۔ اُمراء سے لیکر فُقراء کو دی جاتی ہے۔ اسمیں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے.......... اُمراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جائے۔" (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ 146)**

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"ابھی ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔"

(تفسیر کبیر جلد 5 حصہ اول صفحہ 339)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں یہ بنیادی حکم ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ان کو ضرور ادا کرنی چاہئے۔ اور اسمیں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں ان پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے جو کم از کم شرح ہے (ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر) اس کے مطابق ان زیورات پر زکوٰۃ ہونی چاہئے پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہر حال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔" (خطبہ جمعہ 31 جنوری 2006)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں جماعت کے صاحب نصاب مرد و خواتین کو چاہئے کہ وہ اس اہم فریضہ کی طرف توجہ کریں جن احباب و خواتین پر زکوٰۃ کی شرط پوری ہوتی ہو اُن کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کے مساوی رقم موجود ہو اور اس پر ایک سال گزرنے پر ڈھائی فیصد یا سرمایا کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ زکوٰۃ کی رقم خود کسی کو تقسیم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس تعلق سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

’’زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہیئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چُنتا ہے اسکو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ بھی اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیوی منفعت شامل ہوجاتی ہے۔‘‘

لہٰذا زکوٰۃ کی وصول شدہ رقم نظارت بیت المال آمد میں آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بعض صاحب نصاب مخلص افراد ہر سال باقاعدگی کے ساتھ نصاب کے مطابق زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرتا ہے۔ لیکن بعض افراد و خواتین لاعلمی سے اس اہم فریضہ کی ادائیگی نہیں کررہے ہیں۔ اگر مخلصین جماعت اور خواتین اپنے اپنے گھر میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے تعلق سے جائزہ لیں تو ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام صاحب نصاب افراد و خواتین کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

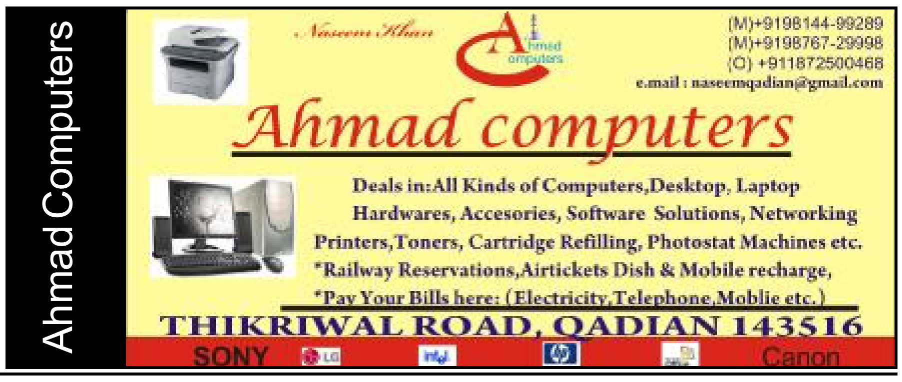

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:19941 مَیں طاہر احمد ولد مکرم منور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن سریشہ ڈاکخانہ سریشہ ضلع چوبیس پرگنہ وبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد   العبد: طاہر احمد   گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19942 مَیں انعام الحق ولد مکرم اظہر الدین میاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 27 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن سانو مودر ڈاکخانہ نشی گنج ضلع کوچ بہار صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد   العبد: انعام الحق   گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19943 مَیں محمد عزیز خان ولد مکرم دلبر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع ڈھینکانال صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔آبائی جائیداد تین ایکڑ قطعہ اراضی پر مشتمل ہے جو چھ بھائیوں میں مشترک ہے جب تقسیم ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4102 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔   گواہ : قاری نواب احمد   العبد: طاہر احمد   گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19944 مَیں محمد شرف الدین ولد مکرم فضل علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 48 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن پہاڑپور ڈاکخانہ رگھوناتھ پور ضلع مظفر پور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.4.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:: مکان مع زمین بائیس ڈسمل قیمت تقریباً تین لاکھ اٹھائیس ہزار روپے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت 1.5.08 سے نافذ کی جائے۔   گواہ : محمد انور احمد   العبد: محمد شرف الدین   گواہ : ناصر احمد زاہد

وصیت نمبر:19945 مَیں شیخ طارق احمد ولد مکرم شیخ محمود علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن چھڑاک محلّہ ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔زمین و مکان کا حصہ تاحال نہیں ملا ملنے پر اطلاع کروں گا۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : جمال شریعت احمد   العبد: شیخ طارق احمد   گواہ : ارادت حسین خان

وصیت نمبر:19946 مَیں احسان خان ولد مکرم ارشاد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلہ ڈاکخانہ رگڑی پاڑا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.2.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔مکان کا حصہ تاحال نہیں ملا ملنے پر اطلاع کروں گا۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4230 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : جمال شریعت احمد   العبد: احسان خان   گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19947 مَیں شمس الحق ولد مکرم مسلم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 39 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن نارر بھیٹا ڈاکخانہ نارر بھیٹا ضلع نیو بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4230 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد شمیم   العبد: شمس الحق   گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19948 مَیں منور احمد دانی ولد مکرم ظہور حسن دانی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن پردہ ڈاکخانہ پردہ ضلع مہاسموندہ صوبہ چھتیس گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:: دو عدد مکان ایک کی قیمت ڈھائی لاکھ روپے اور دوسرے کی پینتیس ہزار روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔   گواہ : حلیم احمد   العبد: منور احمد دانی   گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19950 میں اسلم خان ولد مکرم ستار خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 27 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن پارولی ڈاکخانہ پارولی ضلع مرینہ صوبہ M.P بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 21.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 3718 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔   گواہ: سفیر احمد شمیم   العبد: اسلم خان   گواہ: ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19951 میں محمد عزیز ولد مکرم بخلا داس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن گدھا بھانٹا ڈاکخانہ رسوڑہ ضلع مہاسمن صوبہ چھتیس گڑھ بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 24.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقول: خاکسار کے پاس اس وقت 600 اسکوائر فٹ کا ایک پلاٹ ہے جس کی موجودہ قیمت 4000 روپے ہے۔۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 3846 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔   گواہ: رئیس الدین خان   العبد: محمد عزیز   گواہ: حلیم احمد

وصیت نمبر:19952 میں محمد خالد ولد مکرم کرامت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 20.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کے پاس اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 3910 ہزار روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم   العبد: محمد خالد   گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19953 میں محمد شعیب اختر ولد مکرم محمد یعقوب صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن بھامڑ کا ڈاکخانہ گوتولی ضلع الور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 21.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت 3718 ہزار روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم   العبد: محمد شعیب اختر   گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19954 میں فروز علی ولد مکرم سجاد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت ساکن sihoniy ڈاکخانہ خاص ضلع مورن صوبہ M.P بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 21.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت 3718 ہزار روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رئیس الدین احمد خان   العبد: فیروز علی   گواہ: قاری نواب احمد

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز   اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ   **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ   گولبازار ربوہ

فون 047-6213649   047-6215747

قارئین بدر کو رمضان شریف کی مبارک باد (ادارہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ واپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

اٹلی کی سرزمین سے پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ کی ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست ٹرانسمیشن

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ سان پیٹرو کے میئر اور احمدیہ مشن کے آرکیٹیکٹ کی حضورانور سے ملاقات۔ وینس، فلورنس اور پیسا ٹاور کی سیر

حضور ایدہ اللہ کی پُر جذب روحانی شخصیت سے متعلق غیروں کی طرف سے عقیدت واحترام کے بے ساختہ اظہار

(رپورٹ: منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

پانچویں قسط

16/اپریل 2010ء

16اپریل2010ء کو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ پونے دو بجے دوپہر ہوٹل سے ''بیت التوحید'' کیلئے روانہ ہوئے جہاں آپ نے دو بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

ایم ٹی اے کی ٹیم کی آمد

انٹرنیٹ کے ذریعہ MTA پر اس خطبہ کی LiveTransmission کیلئے جمعرات کو ایم ٹی اے کی ٹیم نے بذریعہ ہوائی جہاز لندن سے اٹلی پہنچنا تھا مگر Iceland میں آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کی وجہ سے Flights منسوخ ہونے کے بعد انہیں یہ طویل سفر بذریعہ کار طے کرنا پڑا۔ جمعہ کی صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ MTA کی ٹیم کی کوئی خبر ہے؟ بتایا گیا کہ رات کو بارہ بجے فون پر ان سے بات ہوئی تھی۔ اس وقت وہ فرانس اور اٹلی کے بارڈر سے کوئی ایک گھنٹہ کے فاصلہ پر تھے اور ابھی تقریباً چھ گھنٹے کا سفر باقی تھا۔ اس کے بعد پھر رابطہ نہیں ہوا۔

حضور نے دریافت فرمایا کہ کس route سے آرہے ہیں؟ محترم صدر صاحب نے عرض کی کہ فرانس سے گزرنے کے بعد جنیوا کے قریب سے ایک Rout اٹلی کو آتا ہے جو Turin کے پاس سے گزر کر Bologna کی طرف آتا ہے اور وہ اسی راستے سے آرہے ہیں۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ نے تازہ صورتحال پتہ کرنے کی ہدایت فرمائی تو فون کرنے پر پتہ چلا کہ اب وہ مشن ہاؤس سے تقریباً ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کسی لوکل دوست سے ان کی بات کروادیں تا کہ وہ انہیں ٹھیک طریقہ سے راستہ وغیرہ سمجھادیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اس طرح پوری تسلی ہونے کے بعد حضور انور اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ Internet streaming کے ذریعے relay ہونا تھا اور اس کے لئے تجربات اگرچہ پہلے کر لئے گئے تھے اور ان میں streaming ٹھیک بھی رہی تھی لیکن internet speed میں کمی بیشی ہوتے رہنے کی وجہ سے منتظمین کو فکر تھی کہ کہیں خطبہ کے دوران یہ رابطہ منقطع نہ ہو جائے۔ اس خیال سے Backup کے طور پر ایک فون لنک بھی رکھا ہوا تھا تا کہ کم از کم Audio رابطہ تو جاری رہے لیکن خدا تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے کہ خطبہ جمعہ کے دوران internet speed مطلوبہ سطح پر آکر stabilise ہوگئی اور اٹلی کی سرزمین سے یہ خطبہ جمعہ کسی قسم کی مشکل کے بغیر ساری دنیا میں MTA کے ذریعہ صاف طور پر سنا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اٹلی کی سرزمین سے پہلی بار خطبہ جمعہ کی براہ راست ٹرانسمشن

حضور کے اس خطبہ کے اہم نکات افادۂ عام کے لئے یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔ حضور نے تشہد تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں احبابِ جماعت کو عبادت تقویٰ، شکرگزاری، باہمی بھائی چارہ، اصلاحِ نفس اور تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت سے وابستہ رہنے اور اطاعت واحترام کے رشتہ کو مضبوط تر کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ اٹلی کی جماعت کو یہ جگہ دوسال پہلے خریدنے کی توفیق ملی۔ سنٹر کے حصول میں گو کچھ مشکلات پیش آئیں جن کی ایک وجہ اسلام مخالف لوگ ہیں اور دوسری عام مسلمانوں کی اسلام کو بدنام کرنے والی حرکات۔ لیکن جیسے جیسے اس علاقے کے لوگوں، ہمسایوں، کونسلرز اور میئر کو جماعت کی امن پسندی کا علم ہوا تو انہوں نے ہمارے حق میں آواز اٹھائی اور اسی بات کا اعادہ میئر نے ہماری ایک استقبالیہ تقریب میں بھی کیا کہ جماعت کو مرکز بنانے میں کوئی روک نہیں ہونی چاہئے۔

حضور نے اٹلی میں مبلغ بھجوانے کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو اصلاحِ نفس اور نیک نمونہ قائم کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ آپ اس ملک میں رہ رہے ہیں جس کے ایک حصہ میں عیسائیت کی خلافت کا مرکز ہے۔ یہاں پاپائیت کے نظام کو قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہاں کے لوگوں کی اکثریت بھی کیتھولک عیسائیوں کی ہے جو پوپ کے ماننے والے ہیں۔ یہاں فی الحال باقاعدہ مبلغ نہیں ہے۔ آپ سب اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ انتظامیہ سمجھ جائے کہ جس جماعت کے عام لوگ اتنے اچھے ہیں ان کے مشنری کا بھی بہت اعلیٰ معیار ہوگا۔ اس لئے ہر احمدی کو احمدیت کا سفیر بننے کی ضرورت ہے۔

حضور نے پورے ملک میں مبلغین اور مساجد کا جال بچھانے اور مسیحِ محمدی کے ماننے والوں کی کثرت ہونے کی خواہش کا اظہار فرمایا اور اس مقصد کے حصول کیلئے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اپنے عہدِ بیعت کا پاس کریں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کے تعلق کو مضبوط کریں۔ عیسائیت نے جس تثلیث کو کئی صدیوں میں پھیلایا ہے آپ اسے پھر توحید میں بدل دیں۔ تقویٰ میں ترقی کریں۔ اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھیں۔ اپنی حالتوں پر غور کریں۔ آپس کے تعلقات کو بھائی چارے کی مثال بنادیں۔

حضور نے جماعت اٹلی سے تعلق رکھنے والے مختلف اقوام کے افراد سے مخاطب ہو کر انہیں تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ یہاں کی جماعت کی اکثریت تو پاکستانی احمدیوں کی ہے جنہیں یہاں مذہبی لحاظ سے سکون ملا ہے اور اکثریت کے مالی حالات بھی اچھے ہوئے ہیں۔ دوسری بڑی تعداد افریقن (بالخصوص غانین) احمدیوں کی ہے۔ افریقنوں کے بڑوں نے تثلیث کو چھوڑ کر توحید کو اختیار کیا تھا۔ اس لئے آپ کی ذمہ داری ہے کہ عیسائیوں کو توحید کا پیغام پہنچائیں۔ اٹلی میں آباد مراکش اور الجزائر کے احمدیوں سے آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان میں سے بعض نے مجھے ملاقاتوں کے دوران بتایا ہے کہ انہیں احمدیت کی سچائی خوابوں کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے۔ فرمایا احمدیت قبول کرنے کی توفیق پانا یقیناً ان کی کسی نیکی کی وجہ سے ہے اور خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ پس اس احسان پر شکر کریں۔ آپ اپنی تمام زندگی بھی کوشش کریں تو اس کا بدلہ نہیں اتار سکتے۔ تاہم اس کی شکرگزاری کے اظہار کے طور پر اپنے ہم قوموں اور ہم وطنوں کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچاتے چلے جائیں۔ حضور نے بنگالی احمدیوں کو بھی اسی نہج پر کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور نے عبادت اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایک عبادت کرنے والا انسان ہی حقیقی عبدِ رحمان کہلاسکتا ہے۔ نماز تمام عبادات کا مغز ہے۔ آپ بھی مسجد بنانا چاہتے ہیں اور روم کے احمدیوں نے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا ہے لیکن اگر پانچ نمازیں ادا کرنے کی طرف ہی آپ کی توجہ نہیں تو سنٹر کی عمارت یا مسجد کا کیا فائدہ؟ نمازوں کی سستی دور کرنے کے لئے دعا کے خطوط لکھنے والوں کو نصیحت فرمائی کہ میری دعائیں بھی اس وقت کام کریں گی جب آپ خود بھی کوئی عملی قدم اٹھائیں گے۔

حضور نے اسلامی اصول کی فلاسفی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کا مقصدِ پیدائش خدا کی پرستش ہے اور اسی سے سچی خوشحالی ملتی ہے۔

حضور نے خلافت کے بابرکت نظام کی اہمیت اور برکات کا بھی تذکرہ فرمایا کہ آج امتِ مسلمہ میں یہ بات بڑی شدّ ومدّ سے کہی جارہی ہے کہ اسے سنبھالنے کے لئے نظامِ خلافت ہونا چاہئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے جس نظامِ خلافت کو چلایا ہے اسے مسلمانوں کی اکثریت ماننے کو تیار نہیں اور نہیں سمجھتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی نافرمانی ہے جس میں فرمایا کہ ''اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو''۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ پر احسان فرمایا ہے جو آپ کو مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دی ہے اور نظامِ خلافت کے سائے میں لاکر آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا ہے۔ اس لئے تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے کیلئے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی شرط رکھی ہے اور اعمالِ صالحہ کی بجاآوری کی طرف تبھی توجہ ہوگی جب ہم اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا جؤا اپنی گردن میں ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ اس ضمن میں حضور نے سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 103 پیش فرمائی جس میں مومنوں کو یہ نصیحت کی گئی ہے اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے مطابق اختیار کرو اور تم پر ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ فرمایا کہ انسان پر کسی وقت بھی کمزوری کی حالت آسکتی ہے اس لئے انجام بخیر کی دعا بھی بڑی اہم اور ضروری دعا ہے۔

حضور نے احبابِ جماعت کو حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی نصیحت فرمائی اور اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد پیش فرمایا کہ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔

حضور انور نے نظامِ جماعت کی اطاعت اور احترام کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر فردِ جماعت کا اپنے عہدے دار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ ہونا چاہئے۔ اور ہر عہدے دار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کے اعلیٰ معیار پر فائز ہونا چاہئے۔

انتظامی نقطہ نظر سے ایک اصلاح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیمیں اپنے دائرہ میں بیشک آزاد ہیں اور خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں لیکن ان کا ہر عہدے دار بھی عام فرد جماعت کی طرح جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اطاعت لازمی ہے۔ تبلیغی کوششوں کے پھل دیکھنے کے لئے یکجان ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اختلافات کی صورت میں بھی دعا سے کام لیں اور اختلاف کی بات کو میرے علم میں بھی لائیں لیکن اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہئے۔

حضور نے احباب جماعت اور عہدیداروں کو

بالخصوص اعلیٰ نمونے قائم کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جمعہ کی نماز کے بعد جب حضور انور Marquee سے باہر تشریف لائے تو مکرم منیر عودہ صاحب سامنے کھڑے نظر آئے۔ حضور نے ان کو بلا کر پہلے خیریت پوچھی اور پھر دریافت فرمایا کہ کیا streaming ٹھیک ہو گئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ جی حضور ٹھیک ہو گئی تھی اور کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب جا کر آرام کر لیں۔

جمعہ سے قبل محترم صدر صاحب نے حضور سے لجنہ کی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جمعہ کے بعد حضور انور چند منٹ کیلئے لجنہ کی طرف تشریف لائیں اور اس پر حضور انور نے فرمایا تھا کہ کوئی ضرورت تو نہیں۔ ملاقاتیں ہو گئی ہیں۔ پھر جمعہ کی نماز کے بعد یہی درخواست محترم مربی صاحب نے بھی کر دی تو حضور انور نے انہیں بھی وہی جواب دیا جو پہلے محترم صدر صاحب کو دے چکے تھے۔ تاہم جب حضور انور اپنی کار کے قریب پہنچے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدّظلھا العالیٰ کو کار میں بیٹھے ہوئے نہ دیکھا تو فرمایا کہ ابھی آئیں نہیں؟ کسی نے کہا کہ وہ کہہ رہی ہیں کہ حضور کی لجنہ کی طرف تشریف آوری کا انتظار ہے۔ اس پر حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور اس طرح لجنہ کی یہ خواہش بھی خدا نے پوری کر دی کہ وہ حضور انور کے دیدار سے اپنی آنکھیں ایک دفعہ اور ٹھنڈی کر سکیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ واپس ہوٹل Med تشریف لے گئے اور پھر ساڑھے پانچ بجے شام ملاقاتوں کے لئے دوبارہ ''بیت التوحید'' تشریف لائے۔ آج ملاقاتوں کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے 34 فیملیوں اور 33 افراد سے الگ الگ ملاقاتیں کیں اور ایک بچی عزیزہ مہوش دانیہ بنت مکرم ظہیر احمد صاحب جاوید سے ملاقات کے دوران قرآن کریم کا کچھ حصہ سن کر اس کی آمین بھی کروائی۔ گزشتہ روز بھی حضور انور ایدہ اللہ نے قدرے بڑی نظر آنے والی ایک اور بچی کی آمین بھی ان کی ملاقات میں کروائی تھی۔ بارک اللہ لھم۔ آج ملاقات کرنے والوں میں عرب، بنگلہ دیشی، غانین اور پاکستانی احباب و خواتین شامل تھے۔

ایک دوست جو کہ مصر سے تعلق رکھتے ہیں وہ اپنی بیوی کے ساتھ ملاقات کے لیے جمعہ کے روز آئے۔ ان کی اہلیہ پولینڈ سے تعلق رکھتی ہیں۔ حضور نے دونوں سے پوچھا کہ کب بیعت کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ بیوی نے ابھی بیعت کرنی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ جمعہ کے بعد بیعت میں شامل نہیں ہوئیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بلند آواز سے الفاظ بیعت نہیں دہرائے لیکن دل میں دہراتی رہی ہوں تو حضور انور نے فرمایا کہ پھر بیعت ہو گئی ہے۔

اس کے بعد پھر حضور نے ان سے دریافت فرمایا کیا آپ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ جی حضور اور ساتھ ہی اپنی ٹوپی اتار کر اپنے ماتھے پر بنا ہوا نشان دکھایا۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ بہت اچھا اور پھر نصیحتاً فرمایا کہ دعائیں کریں اور اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ ان صاحب نے عرض کی کہ ان کو اٹلی میں residence کے کاغذات کے حصول میں کچھ پیچیدگی تھی۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کا خط لکھا تو یہ مسئلہ غیر متوقع طور پر اچانک حل ہو گیا۔ اس کے علاوہ یہ خواہش تھی کہ میری بیوی بھی بیعت کر لے اور آج یہ خواہش بھی پوری ہو گئی ہے۔ اب تیسری خواہش اولاد کی ہے۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور نے ان کے حق میں دعائیہ کلمات فرمائے۔ اللہ اپنے فضل سے انہیں نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے۔

ایک اور دوست نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ بیعت کرنے سے قبل انہوں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا جس کی شکل حضور سے ملتی تھی۔ بعد میں انہوں نے جب MTA پر حضور انور کو دیکھا تو یقین ہو گیا کہ خواب میں آپ ہی کو دیکھا تھا اور اس کے فوراً بعد بیعت کر لی۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب ان کی عمر کوئی 17 سال تھی تو تب انہوں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا جس کے ہاتھوں سے روشنی نکل رہی تھی۔ خواب میں ہی ان کو پتہ تھا کہ یہ حضرت رسول کریم ﷺ ہیں لیکن ان کا چہرہ مبارک آپ (یعنی حضور انور) سے مشابہت رکھتا تھا۔ انہوں نے کہا حضور مجھے اس طرح کی بہت خوابیں آتی ہیں تو حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خوابوں کو اچھے رنگ میں پورا کرے۔

ان صاحب نے اپنی کچھ ذاتی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بیعت کرنے کے بعد ان کی بیوی نے طلاق مانگ لی ہے تو کیا مجھے اپنی بیوی کو طلاق دے دینی چاہئے؟ حضور نے فرمایا کہ صلح کی کوشش کریں لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو طلاق دینا ہی بہتر ہے۔

ایک اور دوست جو کہ ملاقات کیلئے اپنی بیوی کے ساتھ آئے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ اولاد نہیں ہے اور دعا کی درخواست کی۔ حضور نے دعا بھی کی اور طبی نقطہ نظر سے چند سوال بھی کئے اور پھر فرمایا کہ ساری تفصیل مجھے خط میں لکھ کر دیں میں انشاء اللہ دوائی بھی تجویز کروں گا۔

عرب دوستوں کی ملاقاتوں کے دوران محترم عبدالفاطر ملک صاحب کو اٹالین میں ترجمہ کرنے کی سعادت ملی جبکہ بعض ملاقاتوں کے دوران محترم منیر عودہ صاحب (آف لندن) کو بھی عربی میں ترجمانی کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق عطا ہوئی۔

ملاقاتوں کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ نماز کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں کھڑے چند دوستوں کو چائے پیتے دیکھ کر بڑی شفقت سے لیکن بے تکلف انداز میں فرمایا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ پہلے نماز پڑھ لیں۔ چائے بعد میں پی لیں۔ ان دوستوں نے فوراً چائے وہیں چھوڑی اور نماز کے لئے چل دیئے۔

میئر اور آرکیٹیکٹ سے ملاقات

آج ملاقاتوں کے دوران پونے سات بجے San Pietro in Casale کے میئر جناب Roberto Bruneli بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان کی ملاقات کا اہتمام مشن ہاؤس کے آرکیٹیکٹ صاحب کی خواہش پر کیا گیا تھا۔ پہلے تو حضور اقدس نے ان دونوں سے کی خیریت دریافت کی اور پھر فرمایا کہ مسجد کے بارہ میں کیا سوچا ہے؟

میئر نے وضاحت کی کہ مشن ہاؤس والی زمین پر مسجد تعمیر کرنے کی اجازت کا procedure پیچیدہ ہے کیونکہ یہ زرعی علاقہ ہے اور اس کی change of designation کا اختیار لوکل میونسپلٹی کے ہاتھ میں نہیں بلکہ صوبائی سطح پر اس کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی متبادل جگہ دیکھنی پڑے گی۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ذہن میں کوئی متبادل جگہ ہے تو انہوں نے کہا کہ یہاں سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر دو جگہیں ہیں جہاں پرانی عمارتیں ہیں اور recovery and renovation کے پراجیکٹ میں مسجد کی تعمیر کا پراجیکٹ بھی شامل کروانے کی کوشش کی جاسکتی ہے لیکن یہ کام بھی پیچیدہ ہے اور اس کیلئے کافی سوچ سمجھ کر چلنا ہو گا۔ نیز یہ کہ اس پراجیکٹ میں لوکل کمیونٹی کے ساتھ exchange کا کوئی پہلو بھی رکھنا ضروری ہو گا اور اس کے لئے ہمارے موجودہ مشن ہاؤس کی جگہ کا ہماری ملکیت ہونا بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے ہمیں اس کا ادراک ہے۔

آخر میں آرکیٹیکٹ صاحب نے مزاح کے رنگ میں کہا کہ میں تین دن میں تیسری بار حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ کہیں حضور مجھے دیکھ دیکھ کر اُکتا تو نہیں گئے۔ اس پر حضور نے بڑی شفقت کے ساتھ انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ ہمارے دوست ہیں اور ہم جب دوست بنتے ہیں تو ہماری دوستیاں ہمیشہ رہنے والی دوستیاں ہوتی ہیں۔ اور یہ کہ ہم جب اپنے دوستوں سے ملتے ہیں تو ہمیں اذیت نہیں بلکہ بہت خوشی ہوتی ہے۔ اس لئے آپ سے مل کر بھی خوشی ہی ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے تجویز پیش کی کہ حضور ان کو جلسہ یوکے پر آنے کی دعوت دی جاسکتی ہے تو حضور نے فرمایا کیوں نہیں۔ ضرور آئیں۔ آرکیٹیکٹ صاحب نے فوراً ہاتھ کھڑا کر کے کہا کہ میں تیار ہوں لیکن میئر صاحب نے کہا کہ مجھے اس بارہ میں سوچنا ہو گا۔ حضور نے ان کو حوصلہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پروگراموں میں بڑے بڑے سیاست دان شامل ہوتے ہیں۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ میئر صاحب نے بطور وضاحت عرض کی کہ میں ڈرتا نہیں ہوں۔ صرف یہ ہے کہ غیر ممالک میں سفر بہت کم کیا ہوا ہے۔ اس لئے سوچنا ہو گا اور بیوی سے بھی مشورہ کرنا پڑے گا۔

آخر میں اجازت لینے سے پہلے آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ کل حضور سے ملاقات کے بعد ہمارے لئے ایک نشان ظاہر ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ کل جب ہم نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی تو میرے بیٹے کے ذہن میں ہمارے بزنس کے بارہ میں دعا کا خیال تھا۔ ہمارا ایک client ڈیڑھ سال کے عرصہ سے پیسوں کی ادائیگی نہیں کر رہا تھا لیکن حضور کی دعا کے نتیجہ میں آج صبح ہی اس نے ادائیگی کر دی ہے۔ الحمد للہ۔

ایک غیر مسلم کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کے اس اعتراف پر موقعہ کی مناسبت سے حضور کی اٹلی میں رہنے والے ایک بچے کی صحت کے لئے دعا کی قبولیت کا نشان بھی یہاں بیان کر دوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہو گا۔

اٹلی میں قافلہ کی ضیافت کیلئے محترم زمان صاحب اپنی ٹیم کے ساتھ ہمیشہ مستعد رہتے تھے۔ پاکستان سے 2009ء میں یہ دوست اٹلی آئے۔ آنے سے پہلے ان کے 7/8 سالہ بیٹے عمر کو محلے کے غیر احمدی بچوں نے سکول سے واپسی پر دونوں بازوؤں سے پکڑ کر یہ کہتے ہوئے ٹانگوں اور ٹھوڈوں سے مارا کہ یہ مرزائی ہے اِسے مارو۔ اس واقعہ کے دو تین دِن کے بعد اِس کی ٹانگ اکڑ گئی۔ ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد کہا کہ بچہ ٹھیک ہے۔ اسے کچھ نہیں ہوا۔ اسے گھر سے باہر کھیلنے کیلئے بھیجا کریں۔ کچھ دنوں کے بعد اس کی ٹانگ کی پنڈلی پر گوشت اکٹھا ہو گیا۔ ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے ایک ٹیوب لکھ کر دی۔ دو تین دفعہ لگانے سے ٹانگ تو ٹھیک ہو گئی۔ لیکن اٹلی پہنچ کر اِس کی حالت مزید خراب ہوتی چلی گئی۔ سینہ پھول جاتا اور پیٹ اندر کو چلا جاتا۔ سر اور گردن پیچھے کو لٹک جاتی۔ ہسپتال والوں نے مختلف بلڈ ٹیسٹ کئے جو کہ کلیئر تھے اُس کے بعد انہوں نے MRI کیا اور جسم کے مختلف ٹیسٹ لئے۔ ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال بھیجتے گئے لیکن کسی بھی ڈاکٹر کو کوئی سمجھ نہ آئی۔ پھر انہوں نے اٹلی کے سب سے بڑے ہسپتال میں بھیج دیا۔ انہوں نے بھی ٹیسٹ کیا لیکن اُن کو بھی کچھ پتہ نہ چلا۔ بہرحال ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی اور دیسی ہر قسم کے علاج کئے گئے لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ اس تکلیف کے دوران وہ حضور ایدہ اللہ کو دُعا کیلئے بھی لکھتے رہے۔ بچہ خود بھی ہر روز ٹیلی فون پر دفتر PS میں دُعا کیلئے پیغام لکھواتا رہا اور پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضور کی دعاؤں کی برکت سے عمر کو آہستہ آہستہ معجزانہ طور پر ٹھیک کر دیا۔ جب والدین اسے لے کر دوبارہ ہسپتال گئے تو ڈاکٹر کا منہ کھُلے کا کھُلا رہ گیا۔ کہنے لگا کہ اس طرح کے مریض کی حالت بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔ یہ واپس کیسے کھڑا ہو گیا۔ ہماری کتابوں میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اُس کے مطابق تو کوئی ایسا مریض نہیں جس کے جسم کی یہ پوزیشن ہوا اور وہ ٹھیک ہو گیا ہو۔ وہ بچہ جو نہ لیٹ سکتا تھا نہ کھڑا ہو سکتا تھا اَب اللہ کے فضل اور پیارے حضور کی دعاؤں سے بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ خوشی سے سکول جاتا ہے۔ کھیلتا ہے۔ سائیکل چلاتا ہے۔ ہم بھی ہر روز اس بچے کو ادھر ادھر دوڑتے بھاگتے اور مختلف قسم کی خدمتیں کرتے دیکھتے رہے ہیں۔ اللہ اس کی عمر اور صحت میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

17/اپریل 2010ء

وینس شہر کی سیر

ہفتہ کے دن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں آٹھ کاروں پر مشتمل قافلہ وینس شہر کی سیر کیلئے صبح 10 بجکر پانچ منٹ پر Malalbergo قصبہ کے ایک ہوٹل Med سے دعا کے ساتھ روانہ ہوا۔ موٹروے A13 پر 150 کلومیٹر کا یہ سفر طے کرتے ہوئے قافلہ تقریباً 11 بجکر پچاس منٹ پر پر وینس شہر میں داخل ہوا۔ شمال مشرقی اٹلی میں واقع یہ شہر بحیرہ ایڈریاٹک (Adriatic) کے کنارے کم و بیش 118 جزیروں کو ملا کر بنایا گیا ہے اور دنیا کے خوبصورت ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ عرف عام میں اسے "پانیوں کا شہر" کہا جاتا ہے۔ اس کے جزیروں کے درمیان 160 چھوٹی بڑی نہریں بہتی ہیں۔ اسے صوبے کا درجہ حاصل ہے۔ اس کے زیر انتظام 44 قصبات ہیں اور اس کا کل رقبہ 412 مربع کلومیٹر ہے۔ اسے "پانیوں کے شہر" کے علاوہ "پلوں کا شہر" اور "روشنیوں کا شہر" بھی کہا جاتا ہے۔ شہر میں سڑکوں اور ریلوے کی بجائے خاص قسم کی کشتیوں جنہیں گنڈولہ کہتے ہیں اور موٹر کے ذریعے چلنے والی کشتیوں کے ذریعے آمد و رفت ہوتی ہے۔ مختلف جزیروں کو 400 کے لگ بھگ پلوں کے ذریعے ملا کر ان میں ریلیں بھی چلائی گئی ہیں۔ یہاں بازنطینی سلاطین کے

زمانے کے گرجے قابل دید ہیں۔ چوتھی صدی کی عمارات میں سینٹ مارک (St. Mark) کا گرجا اور ڈاجز پیلس (Dodges Palace) مشہور عمارات ہیں۔ سولہویں صدی عیسوی میں وینس یورپ کے موسیقی کے مشہور مراکز میں شمار ہوتا تھا۔ موسیقی کی تحریری شکل کا آغاز بھی یہیں سے ہوا۔ وینس میں آرٹ کا وہ مشہور میلہ بھی منعقد ہوتا ہے جس کا آغاز 1893ء میں ہوا۔ اس کے راستہ میں Rovigo, Ferrara اور Padova نامی شہر گزرے جو اپنی تاریخ رفتہ کی وجہ سے ایک خاص شہرت کے حامل ہیں۔ ان میں سے Ferrara تو ازمنہ وسطیٰ سے لے کر آج تک اپنی یہودی کمیونٹی کی وجہ سے اور دنیا میں مداریوں کے سب سے بڑے Street Art میلوں کی وجہ سے مشہور ہے جبکہ Padova اپنی یونیورسٹی کے قدیم ترین Botanical Garden کی وجہ سے مشہور ہے۔ اور Rovigo اٹلی کے اہم ترین دریا، دریائے PO کی گزرگاہ ہونے کے سبب خاصی اہمیت کا حامل ہے۔ 1453ء کو سلطنت عثمانیہ کے حکمران Sultan Mehmet جو اصل میں سلطان محمد فاتح ہیں نے وینس کو فتح کیا اور کچھ عرصہ تک اسے زیر نگین رکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ وینس شہر کی پارکنگ Piazzale Roma میں گاڑیاں پارک کرنے کے بعد پارکنگ ایریا سے پیدل چلتے ہوئے چند سو میٹر کے فاصلے پر Traghetto (بڑی موٹر بوٹ) پر سوار ہوا۔ اس مقام پر مقامی خفیہ پولیس (Digos) کے دو اہلکاروں نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف بھی حاصل کیا۔ یہ پولیس اہلکار حکومت اٹلی کی طرف سے حفاظت کی خاطر مقرر کئے گئے تھے۔

Traghetto میں سوار ہونے کے بعد ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔ ہوٹل سے نکلتے وقت بارش ہو رہی تھی لیکن وینس پہنچنے تک خدا تعالیٰ کے فضل سے موسم کافی خوشگوار ہو گیا تھا۔ 12 بجکر 27 منٹ پر Traghetto نے اپنے سفر کا آغاز کیا اور تقریباً آدھ گھنٹہ سفر کرنے کے بعد ایک بجے کے قریب Ponte dei Sospiri پہنچا جہاں سے پیدل چلتے ہوئے شہر کی مختلف تاریخی جگہوں کی سیر کرنے کا پروگرام تھا۔ حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ اس جگہ کچھ دیر کیلئے رکے اور اپنے ویڈیو کیمرہ سے تاریخی عمارات کی وڈیو بنائی اور پھر وہاں چارلی چپلن کے حلیہ میں دوسروں کیلئے مزاح اور اپنے لئے روزی کا بندوبست کرنے والے دو آدمیوں کو کھڑے دیکھ کر ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے ان کی بھی ویڈیو بنائی اور انہیں کچھ دینے کی ہدایت فرمائی جس کی فوراً تعمیل کی گئی۔

جب قافلہ Palazzo Ducale پہنچا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً 15 منٹ تک اس کے مختلف مناظر کی ویڈیو بنائی۔ یہ فن تعمیر کا ایک ایسا شاہکار ہے جس کو گوتھک سٹائل میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کو Doge(Duke) کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا جو وینس کی ریاست کا سربراہ کہلاتا تھا۔

Piazza San Marco کی بھی حضور انور نے اپنے کیمرے سے وڈیو بنائی۔ اس جگہ کو وینس شہر کا سمبل کہا جاتا ہے۔ حضور انور نے یہاں بازنطینی دور کے ایک Basilica (چرچ) کو بھی دیکھا جس کا آغاز نویں صدی عیسوی میں ہوا تھا مگر یہ اپنی موجودہ حالت تک 1177 عیسوی میں پہنچا۔ اس کو یورپ کا ڈرائنگ روم بھی کہتے ہیں۔ اس کی لمبائی 170 میٹر ہے اور اسے اس طرح تعمیر کیا گیا ہے کہ آواز گونجنے کی صورت میں کافی دور تک پھیلتی ہے۔ گائیڈ نے اس کے بارہ میں جب یہ بتایا کہ یہ گرجا 30 سالوں میں تعمیر ہوا لیکن اس پر جو نقش و نگار بنائے گئے ہیں ان پر 300 سال کا عرصہ لگا۔ تو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عیسائیت میں اب یہی کچھ تو رہ گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ 1973ء کے سفرِ یورپ کے دوران جب اٹلی تشریف لے گئے تھے تو آپ بھی وینس کے اسی سینٹ مارک چرچ کے چوک میں تھوڑی دیر کیلئے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کی ایک جرمن نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ عیسائی نوجوان طبقے میں عیسائیت اور چرچ کے خلاف جذبات روز افزوں ترقی پر ہیں؟ پہلے تو وہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے ہچکچاتا رہا لیکن جب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ جس شوق سے یہ چرچ بنائے گئے تھے، وہ شوق اب باقی نہیں رہا اور اب اس قسم کی عظیم عمارتیں نہیں بنائی جا رہیں تو کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ چرچ سے دلچسپی ختم ہو رہی ہے؟ اس نے یہ تسلیم کیا کہ واقعی حقیقت یہی ہے۔ اس پر حضورؒ نے فرمایا کہ بیس پچیس سال تک لوگ عیسائیت سے بیزار ہو جائیں گے تو اس نے کہا کہ شائد اس سے بھی پہلے ایسا ہو جائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے قافلہ کے ہمراہ اس Piazza (چوک نما کھلی جگہ) پر واقع 323 فٹ بلند مینار Campanile di San Marco کے اوپر لفٹ کے ذریعہ تشریف لے گئے۔ یہاں انتظامیہ کی طرف سے معمول سے ہٹ کر خصوصی گذرگاہ کے رستے سے اندر جانے کا انتظام کیا گیا تھا ورنہ لائن میں لگ کر ٹکٹ لینا تو سخت محال تھا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اوپر پہنچے تو کچھ دیر بعد ہی چرچ کا گھنٹہ بجنا شروع ہو گیا۔ جس کا شور اتنا زیادہ تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شور سے بچنے کیلئے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنے پڑے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ''انہیں اذان کی آواز تو تکلیف دیتی ہے لیکن چرچ کے ان گھنٹوں کا شور سنائی نہیں دیتا''۔

وینس میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ٹاور دیکھا جو Pisa کے ٹاور کی طرح ایک طرف کو جھکا ہوا تھا۔ گائیڈ کرنے والی خاتون نے بتایا کہ یہ یہاں کا Leaning Tower ہے اور یہاں کی اکثر عمارتیں بھی اگرچہ اب ٹیڑھی ہو رہی ہیں But we are safe (لیکن ہم محفوظ ہیں) کیونکہ ہر سال ان میں ایک خاص قسم کا سیمنٹ Inject کیا جاتا ہے جس سے ان کے گرنے کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ جبکہ وہ خود ہی پہلے یہ بھی بتا رہی تھیں کہ یہاں کی عمارتیں ہر ایک سو سال میں 10 سینٹی میٹر Sink ہو کر زمین میں دھنس رہی ہیں۔ بہر حال یہ تو محض اس کا ایک دعویٰ تھا اسے کیا پتہ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں قوموں کے عروج و زوال کے بیان میں ان سے زیادہ طاقتور قوموں کو ان کی عظیم الشان ترقیات کے باوجود اپنی پکڑ کے ذریعہ صفحۂ ہستی سے مٹانے کا ذکر یونہی بے مقصد اور بے فائدہ نہیں کیا ہوا۔

وینس کی سیر کے دوران لوگ جب حضور انور ایدہ اللہ کو دیکھتے تو باوجود عدم واقفیت اور ناشناسی کے نہایت ادب واحترام سے کھڑے ہو جاتے اور بڑی دلچسپی اور تجسس کے انداز میں آپ کے بارہ میں دریافت کرتے۔ کچھ آپ کی تصویریں بناتے اور کچھ اجازت لے کر آپ کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنی تصویریں کھنچواتے۔ ان اجنبی راہ گیروں کی سرگوشیوں کی بازگشت جہاں صداقت احمدیت پر مہر تصدیق ثبت کر رہی تھی وہیں یہ خلافت احمدیت کی حقّانیت کی بھی مظہر تھی۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر ان گزرنے والوں کے منہ سے خلیفۃ المسیح کے بابرکت اور مقدس ہونے کا اقرار کروا رہی تھی۔ کچھ تو ہمت کر کے پوچھ لیتے تھے کہ یہ شخصیت کون ہیں؟ اور کئی خود ہی اندازہ لگانے کی کوشش کرتے تھے۔ اطالوی زبان میں "Principe" اور "Santone" کے الفاظ بار بار سنائی دیئے جن کا مطلب ہے شہزادہ اور "Santone" یعنی "Saint" یا کوئی مقدس ہستی۔ ایسے خیالات کا اظہار کرنے والے لوگوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ رک کر ہر ایک کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت سے متعارف کروانا عملاً ناممکن اور محال تھا ورنہ اس دن کے پروگرام کو آگے بڑھانا مشکل ہو جاتا۔ اس کے باوجود جہاں کہیں بھی کسی کے لئے ممکن ہوتا وہ رُک کر ان لوگوں کو حضور انور کے بارہ میں بتانے کی ضرور کوشش کرتا۔ اس جگہ ایک عورت نے ہمارے کسی ساتھی سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہیں حضور انور کا مختصر تعارف کروایا گیا تو اس خاتون نے پہلے یہ کہا کہ یہ منظر بہت خوبصورت ہے۔ پھر کہا کہ کیا میں ان کو سلام کر سکتی ہوں اور ان کے ساتھ ایک تصویر کھنچوا سکتی ہوں۔ حضور انور سے اجازت لے کر جب اس خاتون کو مثبت جواب دیا گیا تو وہ بے ساختہ خوشی سے اچھلتی جا رہی تھی اور اطالوی زبان میں ساتھ ساتھ یہ کہہ رہی تھی کہ "che bello, che bello" یعنی" کیا خوب، کتنا اچھا ہے"۔ وہاں ایک اور خاتون بھی کیمرہ لئے پھر رہی تھیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر لے رہی تھیں۔ ان کے دریافت کرنے پر جب انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں پولینڈ کی رہنے والی ہوں اور یونیورسٹی کی پروفیسر ہوں اور فوٹو گرافی بھی کرتی ہوں۔ اس خاتون نے کہا کہ مجھے آپ کی جماعت سے کوئی واقفیت نہیں لیکن میرا دل آپ لوگوں کے ساتھ ہے اور یہ منظر مجھے بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔ محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے انہیں کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اجازت کے بعد آپ حضور سے مل کر ان کے ساتھ تصویر بنا سکتی ہیں۔ تو وہ کہنے لگیں کہ میں تو ایک معمولی چیز ہوں اور وہ ایک عظیم ہستی ہیں۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ ان کے قریب بھی جا سکوں۔ حضور انور کی خدمت میں ان کی یہ بات بیان کی گئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دیکھ کر انہیں سلام کیا۔ وہ خاتون اس پر بے حد خوش ہوئیں اور کافی دیر تک حضور کی تصویریں کھینچتی رہیں اور جانے سے پہلے خود ہی ساری تصویریں ہمیں بھجوانے کا بھی وعدہ کر گئیں۔

تقریباً اڑھائی بجے کھانے اور نمازوں کیلئے قافلہ Algiardinetto ریسٹورنٹ پہنچا۔ کھانے کے بعد اسی ریسٹورنٹ کے صحن میں حضور انور ایدہ اللہ نے ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض ممبران قافلہ کے ساتھ چپو والی مشہور کشتیوں Gondola پر وینس کی سیر کی۔ Gondola کی بیس منٹ کی سواری کے بعد قافلہ S. Sofia نامی جگہ پر پہنچا۔ یہاں سے پیدل چلتے ہوئے سب لوگ ایک مشہور تاریخی پل Ponte di rialto کی طرف آئے۔ سیر کے بعد حضور اور فیملی کیلئے Taxi boats کا انتظام تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ پبلک ٹرانسپورٹ والی کشتیوں پر چلے جاتے ہیں۔ اس وقت ٹریفک بہت تھی اور کشتیوں پر سوار ہونے والوں کی تعداد بھی کافی تھی جس کی وجہ سے جگہ ملنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ چنانچہ پبلک ٹرانسپورٹ والی کشتیوں کے انچارج سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک کشتی تو دس منٹ بعد آ رہی ہے لیکن اس میں جگہ نہیں ہوگی۔ لیکن اس کے معاً بعد ایک اور کشتی آئے گی جو کہ آدھی خالی ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اس کا انتظار کر لیں۔ لیکن انسان کس زبان سے خدا کا شکر ادا کرے کہ وہ اپنے پیارے مسیح سے کئے گئے وعدے ''انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ'' کو کس طرح ان کے خلفاء کے ساتھ بھی بڑی شان سے ایفاء کرتا ہے۔ چنانچہ اس بات چیت کے چند لمحوں بعد سب نے سامنے سے ایک خالی کشتی کو اپنی جانب آتے دیکھا تو بے اختیار دل سے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوئیں کہ ہمارے لئے تجویز کی جانے والی Boat نہ صرف پہلے آئی بلکہ ساری کی ساری خالی آئی تا کہ اس کا مقدس خلیفہ اور ان کے ساتھی جہاں چاہیں آرام سے بیٹھیں۔ چنانچہ ہم سب اس پر اطمینان کے ساتھ سوار ہو گئے اور یہ کشتی کاروں کی پارکنگ کی جانب چل پڑی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

شام 6 بجکر 20 منٹ پر وینس سے واپسی کا سفر شروع ہوا اور قافلہ 7 بج کر 46 منٹ پر بخیریت واپس ہوٹل پہنچ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کیلئے مشن ہاؤس ''بیت التوحید'' جانے کے لئے تشریف لے آئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد ہوٹل کو واپسی ہوئی اور پھر شب بخیر۔

18/اپریل 2010

بروز اتوار صبح تقریباً ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ اپنے قافلہ اور چند مقامی احباب جماعت کے ساتھ دعا کے بعد فلورنس (Firenze) اور پیسا (Pisa) کی سیر کیلئے روانہ ہوئے۔

فلورنس کی سیر

فلورنس اپنی تاریخ، آرٹ اور طرز تعمیر کی وجہ سے مشہور ہے۔ دریائے آرنو پر آباد اس شہر کو دنیا کے خوبصورت اور امیر ترین شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ فلورنس کا سفر اکثر پہاڑی تھا اور سارا رستہ سرنگوں سے اٹا پڑا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ سو کلو میٹر کے اس سفر کے دوران 30/32 کے لگ بھگ سرنگیں آئیں جو 70 میٹر سے لے کر 2000 میٹر تک لمبی تھیں۔ ان سرنگوں کے علاوہ باقی رستہ سارا ہی بڑا سرسبز و شاداب اور خوبصورت تھا جس میں گندم، جو اور سرسوں کے پیلے پھولوں والے کھیت تاحد نظر پھیلے ہوئے تھے۔ اس سفر کے دوران ہم اس گاؤں کے پاس سے بھی گزرے جہاں ریڈیو کا موجد مارکونی پیدا ہوا تھا۔ پھر قافلہ اٹلی کی خوبصورت ترین وادی ٹسکنی (Tuscany) کے دلفریب مناظر کو دیکھتے ہوئے فلورنس کے موٹروے Exit پر پہنچا تو وہاں پولیس اسکارٹ دو موٹر سائیکلوں پر سوار قافلہ کا انتظار کر رہی تھی جس نے جگہ جگہ ٹریفک کو روک کر قافلہ کیلئے گزرنے کی سہولت مہیا کی۔ شہر کے وسط میں جماعت نے Piazza della Liberta نامی جگہ پر ایک ہوٹل San Galld Palace میں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہیں پر گاڑیوں کو بھی پارک کیا گیا۔ فلورنس میں سیر کیلئے تین

وینوں کا انتظام تھا جن کے ڈرائیور ہی tourist guide بھی تھے۔انہیں گائیڈز کے ساتھ شہر کی سیر کیلئے اڑھائی گھنٹے کا پروگرام تھا۔اس جگہ سے حضورانورایدہ اللہ مع افراد قافلہ بلندی پر واقع شہر کی مشہور ترین جگہ Piazza MichelAngelo کی طرف روانہ ہوئے جہاں سے سارے شہر کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ اس جگہ Michel Angelo کے مشہورشاہکار David کا مجسمہ نصب ہے۔پولیس اسکارٹ کے سپاہیوں نے اپنی دوسری ڈیوٹی کی وجہ سے یہاں پرواپس جانے کی اجازت چاہی تو حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے جانے کی اجازت عطا فرمائی۔اس موقعہ پرانہوں نے ہیلمٹ اپنی بغلوں میں دبا کرسر جھکاتے ہوئے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کوسیلوٹ پیش کیا۔حضور نے بھی ان کا شکریہ ادا کیا اور دریافت فرمایا کہ اب شہر میں جانے میں مشکل تو نہیں ہوگی۔اس پر پولیس کے سپاہیوں نے کہا کہ اب راستہ بالکل آسان ہے۔حضور مسکرا دیئے اور فرمایا ٹھیک ہے۔ آسان ہی ہوگا لیکن ہمارے جودوست پہلے آئے وہ دوبار آئے اور دونوں بارہی راستہ بھول گئے تھے۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے سامنے نظر آنے والے ٹاور اور گنبد کے بارے میں گائیڈ سے دریافت فرمایا۔گائیڈ نے بتایا کہ سامنے والا گنبد تو The Cupola کہلاتا ہے اوراس کے ساتھ نظر آنے والا ٹاور The Campanile ہے جس کو Bell Tower di giotto کہا جاتا ہے۔گائیڈ نے Ponte Vecchio کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ فلورنس کا Medieval زمانے کا پرانا پل ہے جس پر موجود دکانیں صدیوں سے بنی چلی آرہی ہیں۔ نیزاس نے بتایا کہ فلورنس شہر میں بنائی گئی عمارتوں کی چھت Terra Cotta یعنی پکائی گئی مٹی سے بنائی جاتی تھی اوران کی کھڑکیاں رنگین ہوتی تھیں۔

گائیڈ نے بتایا کہ اٹلی کا مشہور ومعروف شاعر Dante Alighieri بھی اسی شہر میں پیدا ہوا تھا۔ حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے Dante کا پورانام پوچھا اور اس کو دہرایا۔اس کے بعد حضورانورایدہ اللہ David کے مجسمہ کی طرف بڑھے۔گائیڈ نے بتایا کہ یہ مجسمہ دھات کا بنا ہوا ہے جبکہ اصل مجسمہ سنگ مرمر کا ہے اور وہ یہاں کی اکیڈیمک گیلری میں محفوظ ہے۔

ایک بج کر 40 منٹ پر قافلہ Piazza San Giovanni پہنچا تو گائیڈ نے بتایا کہ فلورنس شہر سے Renaissance یعنی یورپ کے احیاء کے Idea نے جنم لیا تھا۔یہاں بھی سیر کے دوران لوگ باربار یہ پوچھتے کہ یہ شخصیت کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟ایک خاتون نے آپ کے بارے میں پوچھا تو اسے تعارف کروایا گیا۔پھروہ دور سے ہی حضور کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگیں کہ ان کے چہرے پر بہت روحانیت نظر آتی ہے۔ایک ٹورسٹ خاتون نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ فوٹو بنوانے کی اجازت طلب کی تو حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عطا فرمائی۔ایک صاحب نے خود آکر حضور سے اپنا تعارف کروایا ۔ان کا نام Lombardi تھا۔انہوں نے حضور کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔حضور نے فرمایا کہ بعد میں ان کو تصویر بھجوا دیں۔چنانچہ ان کا فون نمبر لے لیا گیا تا کہ بعد میں ان سے رابطہ کر کے ارشادمبارک کی تعمیل کی جاسکے۔ایک اور مقام پرایک جوڑے نے حضور پرنور کے بارہ میں پوچھا۔ ابھی ان سے بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ کچھ اورلوگ بھی آگئے اور کہنے لگے کہ ہمیں بھی بہت تجسس تھا لیکن پوچھنے کی ہمت نہیں تھی۔آپ ہمیں بھی ان کے بارہ میں بتا دیں۔ان تمام لوگوں سے حضوراور جماعت کا مختصر تعارف کروایا گیا۔ اس پر یہ سب بہت خوش ہوئے اور بار بار شکریہ ادا کرتے رہے۔یہیں پرایک پاکستانی اور ایک مراکشی باشندے نے حضورانورکو دیکھ کرکہا کہ یہ تو وہی عالم ہیں جوٹی وی پرخطبہ دیتے ہیں۔ڈنگہ تحصیل کھاریاں سے تعلق رکھنے والے ایک غیراحمدی پاکستانی نے سب کے سامنے برملا یہ اعتراف کیا کہ ان کی خوبصورت باتیں اور لہجے کی مٹھاس ہمیں ان کا خطبہ سننے پرآمادہ کرتی ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے فلورنس کے ایک چرچ Basilica di Santa Maria del Fiore کی خوبصورتی کی تعریف فرمائی اوراس کے بعد Piazza della Signoria کی طرف روانہ ہوگئے۔یہاں ایک بلڈنگ Palazzo Vecchio پرنظر پڑی توحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پرگائیڈ نے بتایا کہ یہ فلورنیس کا ٹاؤن ہال ہے۔حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ یہ کب تعمیر کیا گیا تھا؟تو گائیڈ نے بتایا کہ 1299ء میں فلورنس کے لوگوں نے شہر کے مجسٹریٹ کو طاقت اور حفاظت فراہم کرنے کی خاطر اس کو تعمیر کیا تھا۔ٹاؤن ہال کے قریب ایک جگہ Piazza Strozzi میں بچوں کے جھولے لگے ہوئے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پوتے اورنواسے نواسی نے ان جھولوں سے لطف اٹھایا اور حضوراس دوران ان کی ویڈیوفلم بناتے رہے۔یہ عجیب اتفاق تھا کہ ان جھولوں کا مالک قادیان کا ایک خوش نصیب سکھ تھا۔جس نے کہا کہ میں مرزا صاحب کو جانتا ہوں اور میں قادیان کے قریب رہتا ہوں۔ اس حال میں وہ اپنی خوش بختی پر بڑا نازاں دکھائی دے رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور کے قدموں کی برکت سے اس کے کاروبار میں بہت برکت ڈالے۔آمین

اس کے بعد ایک اٹالین نے حضور انور کے بارہ میں پوچھا کہ یہ کون ہیں؟اور پھراجازت لے کرحضور کے ساتھ تصویر کھینچوائی اور رابطہ کیلئے محترم صدر صاحب جماعت اٹلی کا فون نمبرلیا۔اس کے ساتھ ہی فلورنس کی سیر کا پروگرام مکمل ہو چکا تھا اوراب یہاں سے Pisa شہر کی طرف روانگی کی تیاریاں شروع ہوگئیں۔چنانچہ دوبجکر 45 منٹ پرقافلہ بذریعہ Vans اس ہوٹل پہنچا جہاں گاڑیاں پارک کی گئی تھیں۔دوبجکر پچاس منٹ پرقافلے نے فلورنس سے Pisa کی طرف رخت سفر باندھا۔رستہ میں فلورنس شہر کے باہر Ponte Ema نامی جگہ پر پہاڑی کے اوپر واقع ایک ریسٹورنٹ میں نمازوں اور کھانے کیلئے قافلہ رُکا۔ خدام نے ضروری انتظامات پہلے ہی کر رکھے تھے۔وہاں پہنچتے ہی حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے نماز ظہروعصر پڑھائیں اور پھرسب نے اس خوبصورت اور سرسبزوشاداب جگہ پردوپہر کے کھانے کا لطف اٹھایا۔

پیسا ٹاور کی سیر

4 بجکر 35 منٹ پر قافلہ Pisa کیلئے روانہ ہوا جو ایک سوکلومیٹر کے فاصلہ پر تھا۔وسطی اٹلی کے اس شہر پیسا (Pisa) کی وجہ شہرت اس کا مشہورزمانہ وہ عجیب وغریب مینار ہے جوایک طرف کو جھکا ہوا ہے جسے Leaning Tower of Pisa کہتے ہیں اور جو دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔کشش ثقل کا قانون دریافت کرنے والا سائنسدان گلیلیو اس مینار کواپنے تجربات کیلئے استعمال کیا کرتا تھا۔دراصل یہ ایک قدیم گرجے کا مینار تھا اوراس میں ایک گھڑیال نصب تھا۔گرجا منہدم ہوگیا لیکن مینارتاحال باقی ہے۔اس کی تعمیر 1173ء میں شروع ہوئی اور 1372ء میں مکمل ہوئی۔دوران تعمیر 1298ء میں یہ ایک طرف کو جھکنا شروع ہوگیا۔اس کے اوپر جو منزلیں بنائی گئیں ان کا زاویہ بدل دیا گیا تا کہ اس کی ٹیڑھ نکل جائے لیکن یہ تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔ یہ 55 میٹر یا 180 فٹ بلند مینار ہے۔ 1999ء میں اس کی مرمت کی گئی جس کے نتیجہ میں اس کا جھکاؤ کچھ کم ہوا ہے۔یہ شہر مشہورسائنسدان گلیلیو کی جائے پیدائش بھی ہے جس نے دوربین کوایجاد کیا تھا۔اس شہر میں دریائے آرنو (Arno) پر بنے ہوئے خوبصورت پل بھی قابل دید ہیں۔اس شہر میں 20 سے زائد گرجا گھر اور متعدد محلات واقع ہیں۔

Pisa میں ٹیڑھے مینار (Leaning tower) کے اوپر جانے کیلئے شام 6 بجے کا وقت مقرر تھا لیکن ایک فٹ بال میچ کی وجہ سے راستہ میں ٹریفک زیادہ ہونے کے ڈر سے اس کا وقت 6 کی بجائے 6:40 مقرر کرلیا گیا۔ جب ہم Pisa (پیسا) کے قریب موٹروے سے شہر کی طرف جانے والے رستہ کے قریب پہنچے تو پولیس Escort منتظر تھی۔ پولیس کے موٹر سائیکل ہمیں Escort کرتے ہوئے شہر کے عین وسط میں لے گئے اور ہماری گاڑیوں کی پارکنگ ایسی جگہ کروائی جہاں سے Tower تک کا پیدل راستہ نہایت آسان اورنزدیک تھا۔ پولیس Escort نے یہاں بھی عام ٹریفک کوروک کر قافلہ کے گزرنے کیلئے راستے بنائے اور بارہا سگنلز کو نظرانداز کر کے ہمیں گزارا۔یہاں پارکنگ سے پہلے قافلہ تھوڑی دیرکیلئے ایک معروف قدیمی یونیورسٹی کی عمارت کے قریب رکا جس کا گلیلیو سے خاص تعلق رہا ہے۔اس جگہ موجودطلباء وطالبات نے جب اچانک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کار سے باہر نکلتے دیکھا تو حیران و ششدر ہوکر کھڑے ہوگئے اور کئی طلباء نے حضورانور کی تصاویر بنائیں۔

Pisa Tower سے کچھ فاصلہ پرایک اسٹال پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ توقف فرمایا اور وہاں موجود Handicraft کو بڑی دلچسپی سے ملاحظہ فرمایا۔Tower کے سامنے پہنچ کر آپ نے اس کی ویڈیو بنائی۔ Tower گیٹ پر جو پولیس والے کھڑے تھے انہوں نے کہا کہ بکنگ تو تیس لوگوں کی ہے لیکن آپ زیادہ بھی چلے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ آپ کا یہ وزٹ ہمارے لئے ایک اعزاز ہے۔ Florence اور Pisa کی سیر کے دوران حضور انوراپنے نواسے عزیزم منصوراحمد سلمہ اللہ کواپنے ساتھ رکھتے اور جب کسی بات کو ان کی Studies کے حوالے سے مفید سمجھتے تواس میں ان کو بھی Involve کرتے اور انہیں منتظمین سے مختلف سوالات کرنے کا موقع مہیا فرماتے۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ Camposanto کے سامنے سے گزرتے ہوئے The Duomo Cathedral کے دائیں طرف سے ہوتے ہوئے Pisa Tower کے عین سامنے تشریف لے گئے۔حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں دریافت فرمایا کہ کون کون Tower پر جانے کیلئے تیار ہے؟اور پھراپنے پیارے آقا کے ساتھ Pisa ٹاور کے اوپر جانے والے سب لوگ 6 بجکر 55 منٹ پر اس کی 296 سیڑھیاں چڑھ کر چوٹی پر پہنچ گئے۔اس جگہ حضورانورایدہ اللہ نے بھی تصاویر بنائیں اور باقی سب بھی تصویریں کھینچتے رہے۔اور پھر 7 بجکر 12 منٹ تک ہم سب لوگ ٹاور کی سیر کر کے باہر نکل آئے۔اب کار پارکنگ کی طرف روانگی شروع ہوئی۔واپسی پر Pisa Tower کے ساتھ موجود ایک Medieval wall پر حضورانور کی نظر پڑی تو اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بھی قدیم دیوار ہے۔وہاں یہ عجیب بات بھی دیکھی کہ Pisa ٹاور کے احاطہ میں لگے درخت بھی ایک طرف کو جھکے ہوئے اور ٹیڑھے تھے۔اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کی کیا وجہ اورحکمت ہے۔

Pisa کی سیر کے بعد حضورانورایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ہمراہ واپس ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے۔ واپسی کا یہ سفر 200 کلومیٹر سے زائد تھا۔قافلہ شام 9 بجکر 54 منٹ پر نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کیلئے سیدھا مشن ہاؤس بیت التوحید پہنچا جہاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر واپس اپنے ہوٹل تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ) ☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

(بقیہ: افتتاحی خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2010)

ان واقعات نے تو احمدیوں کو مزید خدا کے قریب کر دیا ہے۔ جو سست تھے، ان کو بھی ان کے اصل مقام کی یاد دہانی کرادی ہے۔ پس ایسے واقعات تو احمدی کے ایمان کو صیقل کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔

فرمایا: اب جبکہ دشمن ہمیں خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو پھر ہر احمدی کی حقیقی فطرت ابھر کر سامنے آئی ہے جو سوائے خدا کے کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتی۔ فرمایا: یہ الٰہی توارد ہے کہ لاہور واقعہ کے ایک ماہ بعد جلسہ سالانہ جرمنی منعقد ہوا اور اس جلسہ میں براہ راست شامل ہونے اور ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھنے والوں میں بھی ایمان کی مضبوطی پیدا ہوئی ہے۔ نیکیوں میں بڑھنے اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی اور قربانیوں کے معیار قائم کرنے اور دعائیں کرنے میں اکثر نے توجہ پیدا کی ہے اور اب برطانیہ کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ یہ جلسہ بھی قربانیوں کا جذبہ پیدا کرنے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے میں مزید اضافے کا باعث بنے گا۔ فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق ہر سچے احمدی میں زہد، تقویٰ اور خدا ترسی حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ یہی جلسے کے مقاصد ہیں۔ اللہ کرے پہلے سے بہت بڑھ کر احمدی تقویٰ اور خدا تعالیٰ کی خشیت میں ترقی کریں۔

فرمایا: مومنوں کیلئے دشمنوں کے منصوبے اور چالیں، جتھے، حکومتوں کی پشت پناہی کسی قسم کے خوف کا باعث نہیں بلکہ مومن ایمان میں مضبوطی پیدا کرتے ہیں۔ دشمن کے منصوبوں کے مقابلے میں مزید ایک جان ہو کر خدا سے اپنے تعلق میں مضبوطی پیدا کرتے ہیں، انفرادی دعاؤں کی بجائے اجتماعی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا کرتے ہیں۔ ایک جان ہو کر خدا کے حضور گرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں، ان کے ایمان ویقین کی حالت حسبنا اللہ ونعم الوکیل میں منتقل ہوتی جاتی ہے اور اس کا ادراک بڑھتا جاتا ہے۔ دشمن کے مقابل سیسہ پلائی دیوار بنکر دشمن کے ہر حملے کو اللہ کے فضل سے ناکام و نامراد کر دیتے ہیں۔ اجتماعی اور مشترکہ دعاؤں سے دشمن پر ایسے کاری تیروں کی بوچھاڑ کرتے ہیں جو دشمن کی صفوں کو تتر بتر کر دیتے ہیں۔ اللہ کی رضا اور اس کی محبت کو جذب کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ یہ ٹھیک ہے کہ شیطان بعض اوقات افراد جماعت کو نقصان پہنچا دیتا ہے اور پہنچاتا رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کام کی چھوٹ دی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا کہ شجاعت کی جڑ صبر اور ثابت قدمی ہے، یہ صبر اور ثابت قدمی کی حقیقت تو اسوقت سامنے آتی ہے جب دشمن عملی حربے استعمال کرتا ہے۔ خوفزدہ کرنے کیلئے صرف دھمکیاں نہیں ہوتیں بلکہ نقصان پہنچاتا ہے اور ایک مومن نے اس حال میں بھی صبر اور ثابت قدمی دکھانی ہے بغیر کسی خوف کے بہادری سے ان حملوں کا سامنا کرنا ہے۔

فرمایا: کتنے عظیم ہیں وہ مومنین جنہوں نے آج بھی وہ صبر کے نمونے قائم کئے جو ہمیشہ زندہ رہیں گے اور آفرین ہے ان ماں باپ بھائی بہنوں اور بیوی بچوں پر جنہوں نے صبر سے اس صدمے کو برداشت کیا اور اپنے ثبات قدم پر حرف نہیں آنے دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے حق میں تمام وعدے پورے فرمائے۔

فرمایا: یہ ابتلاء تمہیں آزمانے کیلئے، ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے کیلئے ہیں، جماعتی ترقی کیلئے ہدف مقرر کرنے کیلئے ہیں۔ اگر مومنین کی جماعت صبر اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتی رہے گی اور دعاؤں کے ساتھ خدا کی رضا ہر لحہ مقدم رہے گی، خدا کا خوف دلوں میں قائم رہے گا تو مومنین کی جماعت ان ابتلاؤں سے سرخرو ہو کر نکلتی چلی جائے گی۔

حضور انور نے ایک قرآنی آیت اور ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ جو مومن صبر اور ثبات قدم دکھاتے ہوئے ان آزمائشوں سے گزر جائیں گے ان کے لئے خوشخبری ہے کہ انہوں نے خدا کی خاطر سب کچھ برداشت کر لیا۔ ایسے مومنوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے کہ تکلیف آرام میں بدل جاتی ہے ظلم کی انتہا فتوحات کیلئے نئے دروازے کھولتی ہے اور صبر کے پھل اس دنیا میں اور آخرت میں بھی ملتے ہیں۔

حضور انور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ایک مومن کا کام عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرنا ہے اور وہ عمل ہو جو اعمال صالحہ کہلاتے ہیں۔ اس کی توفیق بھی ان کو ملتی ہے جن کو خدا کا خوف ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں میں جس زہد، تقویٰ، خدا ترسی، بھائی چارے اور آپس کی محبت کے پیدا کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے، یہ سب اس وقت پیدا ہو سکتا ہے جب خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور اس کا خوف ہو۔ یہ خوف ہو کہ خدا تعالیٰ میرے کسی عمل کی وجہ سے مجھ سے ناراض نہ ہو جائے اور یہ خوف خدا کسی سزا کے ڈر کی وجہ سے نہ ہو بلکہ خدا سے محبت اس بات کا تقاضہ کرتی ہو اور اس طرف توجہ دلاتی ہو کہ میرے عمل کہیں میری سب سے پیاری ہستی کو مجھ سے ناراض نہ کر دیں۔ میرا محبوب مجھ سے دور نہ چلا جائے۔

قرآن مجید نے بھی حقیقی مومن کی یہی تعریف بیان فرمائی ہے کہ حقیقی مومن اللہ کی محبت پر ہر دوسری محبت کو قربان کر دیتے ہیں اور اس کا سب سے اعلیٰ اور ارفع نمونہ ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرمایا: آج ہمیں اللہ ایک اور موقع دے رہا ہے۔ ہم سب اجتماعی طور پر یہ عہد کریں کہ ہم اپنی زندگیاں اپنے آقا و مطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں گذارنے کا عہد کرتے ہیں تا کہ اپنے محبوب حقیقی خدا کے پیار کو جذب کرنے والے بن سکیں۔ اللہ کے پیارے اور محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنتے ہوئے اپنی عبادتوں اور قربانیوں کا معیار بلند تر کرنے کی کوشش کا عہد کرتے ہیں۔

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مشکلات و مصائب آئے اور ایسے مصائب آئے جس کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن اللہ کے اس پیارے نے کسی حالت میں بھی اپنی عبادتوں اور قربانیوں میں کمی نہیں آنے دی بلکہ اپنے صحابہ میں بھی وہ روح پھونک دی کہ صدیوں کے مردے زندہ کر دئے۔ ہمارے لئے تو صحابہ رسول میں سے بھی ہر ایک نمونہ ہے وہ فرائض اور نوافل کی ادائیگی میں ایک دوسرے سے بڑھنے والے تھے۔ خود زندہ ہوئے تو دوسروں کو زندگی بخشنے کا ذریعہ بھی بن گئے۔ دشمن نے جب ان کو خوفزدہ کرنے اور دین سے پھیرنے کیلئے تلوار اٹھائی تو ان کے ایمانوں میں مزید جلا پیدا ہوئی اور اللہ نے انہیں فزادھم ایماناً کی سند عطا فرمادی اور تا قیامت آنے والے مومنین کیلئے ایمان و ایقان محبت و وفا کی مثال بنا دیا۔ (اس موقع پر حضور انور نے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد کا نعرہ لگایا) فرمایا: یہ سند انہیں اس ایمانی حالت کی وجہ سے عطا ہوئی جو انہوں نے دشمن کے تمام تر جتھوں، طاقتوں اور حکومتوں کے سامنے سینہ تان کر یہ اعلان کیا تھا کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا وہ کارساز ہے ہمیں اللہ کافی ہے دشمن کے ہر شر کے خلاف جو دشمن ہمیں نقصان پہنچانے کیلئے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے صبر اور شکر سے دشمن کے ظلم سہنے پر جزا دینے کے لحاظ سے۔

فرمایا: پس جب اللہ تعالیٰ دشمن کے خلاف ہماری مدد کرنے کیلئے ہمارے ساتھ کھڑا ہو جائے اور جب خدا تعالیٰ دین کی خاطر ظلموں سے گذارنے پر ہماری جزا بن جائے تو اس سے اچھا کیا سودا ہے اور ہم اللہ کو حسیب اس لئے بناتے ہیں کہ وہ تمام قدرتوں کا مالک خدا ہمارا وکیل ہے۔ پس خدا سے زیادہ کون سی ذات ہے جس پر بھروسہ کیا جائے جو اپنے عاجز بندوں کو دیکھ بھی رہا ہے اور ان کی مدد کیلئے آنے کے وعدے بھی کرتا ہے اور اپنے پر توکل کرنے والوں کو پسند بھی کرتا ہے۔ فرمایا: جب صحابہ نے آنحضرتؐ کی کامل پیروی کرتے ہوئے آپ کے اسوہ پر چلتے ہوئے خدا کی محبت کو حاصل کرنے کی کوشش کی، اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کی تو تمام صحابہ بھی ہمارے لئے قابل تقلید نمونے اور روشن ستارے بن گئے۔

فرمایا: اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے آپؐ کے عاشق صادق کو مبعوث فرمایا تو آپؑ بھی کامل پیروی کی وجہ سے اللہ کے محبوب بن گئے۔ آپ نے بھی اللہ اور رسول کی محبت سے سرشار جماعت پیدا کی، خدا کی خاطر دین کیلئے قربانی کرنے والے پاک وجود پیدا کئے۔ آج بھی ان عبادتوں اور قربانیاں کرنے والوں میں قرون اولیٰ کی قربانیاں کرنے والوں کی مثالیں نظر آتی ہیں۔ یہ جرأت، یہ بہادری، یہ قربانی کے معیار اور عبادتوں کے شوق صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی مل سکتے ہیں۔

فرمایا: لاہور کی مساجد کی اجتماعی قربانی میں تو ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے احمدی کی قربانی شامل ہے۔ ہر طبقے سے قربانی لیکر خدا تعالیٰ نے اس بات کی سند بھی عطا فرمادی کہ مسیح محمدی کی جماعت میں قربانیاں کرنے والے ہر طبقے میں موجود ہیں۔ اس قربانی کے وقت ہر فرد نے یہ واضح اعلان کر دیا کہ باوجود مالی حالات کے فرق کے ظاہری ذات پات، رتبے اور مالک و غلام کے فرق کے ہم ایک جماعت ہیں اور یہ خوبی اس زمانے کے امام کی قوت قدسی نے ہم میں پیدا کی ہے۔ پھر جب ان سب کے حالات سامنے آئے ہیں تو ان سب کی عبادتوں، خدا پر توکل، حسن اور معیار کا بھی علم ہوا۔ اللہ کا خوف، تقویٰ، اللہ سے محبت کے جذبات، نیکی اور حسن خلق کا بھی ہمیں پتہ چلا۔ یہی ایک حقیقی مومن کا شیوہ ہونا چاہئے اور یہی حالت پیدا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے اور اسی مقصد کے حصول کیلئے آپ نے جلسوں کا انعقاد کیا تھا۔

فرمایا: آج ہمیں جہاں یہ جلسہ اسطرف توجہ مبذول کروانے والا ہونا چاہئے کہ اپنی حالتوں کا جائزہ لیتے ہوئے ہر وقت اپنی قربانیوں اور تقویٰ کے معیار بلند کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں وہاں شہداء کی روحیں بھی یہ مطالبہ کر رہی ہیں کہ ہم وقفے وقفے سے جو قربانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں اور چند دن پہلے جو اجتماعی قربانی دی اس کی جزا تو خدا تعالیٰ سے بہت خوبصورت رنگ میں پا رہے ہیں۔ لیکن اگر تم ہماری قربانیوں کا صلہ دینا چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے پیارے خدا سے کبھی بے وفائی نہ کرنا۔ یہ قربانیاں کرنے والے ہم سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ تمہاری اللہ کی عبادت اور ذکر اور تقویٰ میں ترقی ہے جو ہمارے لئے بھی باعث تسکین ہوگی اور تمہاری بھی دنیا و آخرت سنوارے گی۔

فرمایا: اس نے جو ہمیں یہ تین دن اپنی روحانی حالت سنوارنے کے لئے عطا فرمائے ہیں، ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔ یہی ہمارے جلسے کا مقصد ہے۔ اور اس دوران درود اور ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ باجماعت نمازوں میں شامل ہوں۔ ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کی کوئی دنیوی طاقت اور سامان نہیں ہے۔ مخالفین کو اپنی دولت، جتھوں، ہتھیاروں، ظالمانہ قوانین کی پشت پناہی پر مان ہے لیکن ہمارا سب انحصار اور مان ہمارے پیارے خدا پر ہے اور ہونا چاہئے۔ حسبنا اللہ نعم الوکیل۔ یہی ہمارا نعرہ اور یہی ہمارا مان ہے۔ پس آج ہماری کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ دعاؤں عبادتوں اور ذکر الٰہی پر بہت زور دیں۔ خدا سے مدد مانگیں۔ اللہ ہمارے دلوں میں اپنی خشیت و محبت پیدا کرے، اللہ کی رضا ہمارا مقصود و مطلوب ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے میں ہم ایک دوسرے سے بڑھنے والے ہوں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل قرآنی دعائیں پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

یعنی اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا

دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تری محبت مجھے اپنی جان اور اھل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اوراچھی لگے۔ اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَاتَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَاتُبَلِّغُنَابِهٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَاتُھَوِّنَ عَلَیْنَا مَصَائِبُ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَاوَ اَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَل ثَارنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَن عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِی دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھمِّنَا وَلا مبلغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّط عَلَیْنَا مَنْ لَا یَرْحَمْنَا۔

یعنی اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جس سے تو ہمارے گناہوں کے درمیان روک بنادے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو اور ہمیں اپنی اطاعت کاوہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچادے اور اتنا یقین بخش کہ اس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کردے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے عمر بھر صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا، جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما اور دین میں کسی ابتلا کے آنے سے بچا اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

اے اللہ! میں تری فرمانبرداری کرتا ہوں۔ تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں۔ تیری طرف جھکتا ہوں۔ تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو مجھے گمراہی سے بچا، تو زندہ ہے کسی کو بقا نہیں جن وانس سب کیلئے فنا مقدر ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ یعنی اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں۔ تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ میں آجائیں۔

رَبِّ کُلُّ شَیْئٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

یعنی اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے رب! مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَاءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ یعنی اے میرے رب! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے، اے میرے رب! امت محمدیہ کی اصلاح کر اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کردے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَیْکَ۔ یعنی تو ہی ہمارا ولی ہے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ یقیناً ہم تیری طرف آگئے ہیں۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ یعنی اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ۔ یعنی اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور مسلمان ہونے کی حالت میں ہم کو وفات دے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ یعنی اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کردینا بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

یعنی اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر او رہمارے قدموں کو ثبات قدم بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

آخر پر فرمایا: اب ہم دعا کریں گے، ان دعاؤں میں جہاں اپنے لئے دعا کر رہے ہیں پوری جماعت کیلئے جماعت کی ترقی کیلئے شہدا اور ان کے خاندانوں کیلئے دعا کریں۔ اسلام کی شان وشوکت قائم ہونے کیلئے دعا کریں۔ اور ان دعاؤں کو ان دنوں میں جاری بھی رکھیں۔ اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں عالمگیر جماعت احمدیہ نے ایم ٹی اے کے توسط سے شرکت کی۔ ☆☆

(بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ 2010 از صفحہ 1)

تشریف لائے اور کاروائی جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ کاروائی ۹:۰۵ تک جاری رہی۔ بعدہ تلاوت ونظم خوانی کے بعد ۹:۲۵ بجے حضور نے خطاب شروع فرمایا جو رات ۱۱:۴۵ بجے تک جاری رہا اس میں حضور نے ان افضال الٰہیہ کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے دوران سال جماعت احمدیہ پر نازل فرمائے۔ چوتھا سیشن ۲:۳۰ بجے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کی زیرصدارت شروع ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔

عالمی بیعت: ۵:۵۰ بجے حضور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں عالمی بیعت کے لئے تشریف لائے آپ نے انگلش میں الفاظ بیعت دوہرائے جسے موجود حاضرین نے ساتھ ساتھ دوہرایا اس موقعہ پر حاضرین نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ بھی قائم کیا ہوا تھا۔ اجتماعی بیعت کے بعد حضور نے سجدہ شکر ادا کیا جس کے ساتھ ہی حاضرین بھی سجدہ ریز ہوگئے۔ اس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

یکم اگست آخری نشست: ۷:۳۰ بجے آخری نشست زیرصدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ منعقد ہوئی جس میں معزز مہمانان اپنے تاثرات پیش کر رہے تھے کہ اسی دوران ۸:۵۰ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور کاروائی جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ جو دس منٹ مزید جاری رہی۔ پھر تلاوت ونظم خوانی کے بعد حضور نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو تمغہ جات اور سندات عطا فرمائیں۔

۹:۴۵ بجے حضور نے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا جو ۱۱:۱۰ بجے تک جاری رہا اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد افراد جماعت نے ترانے اور نغمے پڑھے جو حضور نے نصف گھنٹہ تک کھڑے ہو کر ملاحظہ فرمائے اس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیروخوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جلسہ کی کاروائی پانچ زبانوں میں لائیو دکھائی گئی جبکہ 12 زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام تھا۔ ☆☆☆

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 6/اگست)

ہوئے اور نصرت فرماتے ہوئے تمام شعبہ جات کے کارکنان کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور شاملین جلسہ نے اور ایم ٹی اے کے ذریعہ شامل ہونے والوں نے جلسہ پر اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارش ہوتے دیکھی جس کا اظہار خطوط میں ہو رہا ہے۔

اللہ ہم پر ہمیشہ اپنے فضلوں کو بڑھاتا چلا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو حسن ظن فرمایا ہے ہم اس پر پورا اُترنے کی کوشش کرنے والے ہمیشہ بنے رہیں۔ پاکیزہ تبدیلی اور تقویٰ میں قدم بڑھانا ہے۔ اللہ کی حقیقی حمد کرنے والا بننا ہے تاکہ اللہ کے فضل پہلے سے بڑھ کر ہم پر ہمیشہ نازل ہوتے چلے جائیں۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مصری کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے ان کے کوائف بیان فرمائے۔ ☆☆

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
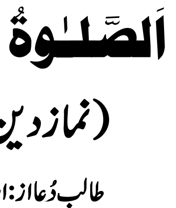
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 12 August 2010 Issue No. 32

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

اللہ کے فضل سے جلسہ کے تمام کام بخیر وخوبی اپنے انجام کو پہنچے، اس کیلئے ہم جہاں سب سے بڑھ کر خدا کے شکر گزار ہیں وہاں ان سب کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے تمام امور کی سرانجام دہی کیلئے دن رات ایک کی ہے

اللہ ہمیشہ ہم پر اپنے افضال کو بڑھاتا جائے اور حضرت مسیح موعودؑ کے حسن ظن پر پورا اترنے کی کوشش کرنے والا بنائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 6/اگست 2010ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمدللہ گزشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اللہ کے فضل سے اپنے اختتام کو پہنچا۔ سب سے پہلے تو ہمارے سر اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور جھکنے چاہئیں کہ محض اور محض اس کے فضل سے تمام کام بخیر و خوبی انجام کو پہنچے اور حقیقی مومن کا یہی رویہ ہونا چاہئے اللہ کرے کہ ہم اس بات کو ہمیشہ سمجھتے رہیں۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ابتدا ہی اس بات سے کی ہے کہ ایک حقیقی مومن اپنے تمام کام اللہ کے نام سے شروع کرتا ہے تا کہ اس کی ابتداء سے انتہا تک اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہے اور خدا تعالیٰ ہر لمحے یاد آتا رہے۔ قرآن کریم کی پہلی آیت بھی بسم اللہ سے شروع ہوتی ہے جو اس بات کا اعلان ہے کہ میں اپنے خدا کے نام کے ساتھ اس عظیم کتاب کو پڑھتا ہوں جس نے میری دین و دنیا کی بقا کیلئے اسے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ پس ایک مومن کو یہی نصیحت ہے کہ اپنے ہر کام کی ابتداء بسم اللہ سے کرو اور پھر اللہ کے نام کے ساتھ جو تمام صفات کا جامع ہے جن صفات کا استعمال کیا گیا ہے وہ دو ہیں۔ بسم اللہ کے بعد ایک الرحمٰن اور دوسرے الرحیم۔ الرحمٰن وہ ہے جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت ہی ہے جو بے انتہا رحم کرتے ہوئے اپنا کرم فرماتی ہے جو کسی کام کے کرنے کیلئے ایسے حالات پیدا کرتی اور ایسے انتظامات کرتی ہے جو کسی انسان سے ممکن نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی بہت سی صفات اپنے بندوں کیلئے صفت رحمانیت کا نظارہ دکھاتے ہوئے بروئے کار لا رہا ہوتا ہے۔

پھر صفت رحیمیت ہے جو صفت رحمانیت سے ہٹ کر عباد الرحمٰن کیلئے خاص طور پر اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔ ایک مومن جب اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کیلئے اس کے حضور جھکتا ہے۔ تمام اُمور کے باحسن انجام پانے کیلئے اس کی مدد اور رحمت کا امیدوار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے جلوے دکھاتا ہے اور یہ تائید و نصرت کے جلوے ہم نے اس جلسے کے دوران بھی دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت و رحیمیت کے نظارے دیکھے اور ان کو دیکھ کر ہم میں شکر گذاری کی کیفیت بھی پیدا ہوتی رہی اور اللہ کے فضل سے ہم اس شکر گزاری اور اللہ کا عبد شکور بننے کی وجہ سے ہر موقعہ پر اللہ کے اس وعدے سے بھی فیض پاتے رہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ کہ اگر تم شکر گزار بنے تو میں اور بھی زیادہ دوں گا۔

فرمایا: جلسے کے دنوں میں بھی اللہ کے افضال کو دیکھ کر اس کے شکر گزار رہے اور ہمارے بعض خدشات کو خدا تعالیٰ نے دور فرمایا اور بے شمار برکتوں کے ساتھ جلسے کا اختتام ہوا۔ فرمایا: ان افضال اور اللہ تعالیٰ کی رحمانیت و رحیمیت کے نظارے جو ہم نے دیکھے، ان کے جاری رکھنے کیلئے یہ کیفیت ہمیشہ جاری رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی تلاش کیلئے کوشش کرتے رہیں، اس سے اس کا فضل مانگتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس جس میں اللہ کی صفت رحمانیت و رحیمیت کا بیان ہے پیش کر کے فرمایا کہ اللہ کی صفت رحیمیت ہے جو انسان کی مردہ کوششوں میں جان ڈالتی ہے۔ پس جلسہ کے کاموں کی منصوبہ بندی، کارکنان کی محنت اور انتظامات کی بہتری اور کامیابی ایک مومن کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کی طرف متوجہ کرتی ہے اور وہ اللہ کا شکر گزار بندہ بنتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی شکر گزاری ہی انسان کو عبد شکور بناتی ہے۔ جبکہ غیر مومن شکر گزار نہیں ہوتے۔

فرمایا: جب ایک مومن اللہ کے فضل نازل ہوتے دیکھتا ہے تو وہ شکر گزاری میں پہلے سے بڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ کے شکر کا بہترین طریق اس کی عبادت کرنا ہے اس کے آگے جھکنا ہے اور اپنے ہر کام کے نیک نتائج کو خدا کی طرف منسوب کرنا ہے اور اس سوچ کے ساتھ چلنے والے ہی حقیقی مومن کہلاتے ہیں۔ پس ایک مومن، ایک حقیقی شکر گزار اللہ کے ہر قسم کے انعامات اور افضال جو اس پر اللہ کی رحمانیت اور رحیمیت کے نتیجے میں ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں، اسکو خدا کے حضور جھکنے والا بناتے ہیں۔ حقیقی حمد کا ادراک اس میں پیدا ہوتا ہے۔

فرمایا: اللہ کی شکر گزاری معمولی انسانوں کی شکر گزاری کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کی حمد کرتے ہوئے کہ اس نے ہماری پردہ پوشی فرمائی، کمیوں کو دور کیا اور کوششوں کے معیار بھی بہتر کر دئے اور اتنے بہتر کر دیئے کہ صرف انسانی کوششوں سے وہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے تھے۔ جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے۔ فرمایا: جب ہم اس سوچ کے ساتھ اللہ کی حمد و شکر کریں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ ایسے لوگوں کو میں نوازتا ہوں۔

فرمایا: اللہ کی حمد کے بعد اس کے بندوں کی شکر گزاری بھی بندوں کا حق ہے۔ فرمایا: ہر شخص جس نے ہمارے حق میں کچھ بھی کیا ہو، ہمارا حق ہے کہ اس کا شکر ادا کریں اور یہی عباد الرحمٰن کا شیوہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شکر گزاری کے اعلیٰ مقام تک پہنچے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ روزمرّہ کی زندگی میں آپؐ کے شکر گزاری کے بہت سے واقعات ہیں اور شکر گزاری کا اظہار بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم اسوہ ہے جس کی ایک حقیقی مومن کو پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔

فرمایا: اللہ کے فضل سے جلسہ کے تمام کام بخیر و خوبی اپنے انجام کو پہنچے، اس کیلئے ہم جہاں سب سے بڑھ کر خدا کے شکر گزار ہیں وہاں ان سب کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے تمام امور کی سرانجام دہی کیلئے دن رات ایک کی ہے۔ کئی کارکنان نے کئی کئی گھنٹے وقار عمل کرتے ہوئے عارضی شہر قائم کر دیا اور اب تک یہ وقار عمل چل رہے ہیں۔ یہ سب لوگ شکریہ کے مستحق ہیں۔ جہاں تک مختلف ممالک سے آنے والے غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے وہ خاص طور پر شکریہ ادا کر کے گئے ہیں کہ سب شعبوں نے بے حد خیال رکھا۔

اس سال جلسے کی ایک خوشکن بات یہ بھی ہے کہ نقائص بیان کرنے والوں نے بھی انتظامات کی تعریف کی ہے۔ شاملین جلسہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بھی جلسے کے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے جس کے لئے وہ آئے تھے۔ اللہ کرے یہ دائمی تبدیلی ہو۔ پھر دیگر ممالک میں بسنے والے احمدی بھی یو کے جلسہ کو بڑے غور سے دیکھتے اور سنتے ہیں۔ یہ جلسے کا دیکھنا اور سننا بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ آسان ہوا ہے۔ ایم ٹی اے کی انتظامیہ کو بھی شکریہ کے بہت خطوط آئے ہیں۔ ان سب کا بھی شکریہ جنہوں نے ایم ٹی اے کی کوششوں کو سراہا ہے۔ یہ سب کارکنان شکریہ کے مستحق ہیں۔ یو کے کے علاوہ بھی کئی ممالک میں ایم ٹی اے کے رضا کاران کام کر رہے ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جماعت کی ویب سائٹ میں بھی کئی رضا کاران کام کر رہے ہیں، یہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔

فرمایا: سیکورٹی کے لحاظ سے بھی بعض فکریں تھیں جنہیں اللہ نے اپنے فضل سے دور فرمایا۔ سیکورٹی کے کارکنان کے چوکس رہنے اور بروقت انتظام نے اللہ کے فضل سے ہر شر سے محفوظ رکھا۔ اس لحاظ سے سیکورٹی کے کارکنان بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ فرمایا: یو کے کے خدام گزشتہ 26 سال سے ڈیوٹیاں دیتے چلے آ رہے ہیں، ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، خاص طور پر مسجد فضل میں ایک جذبے سے 24 گھنٹے ڈیوٹی دینے والے ہیں۔ فرمایا: اس دفعہ حفاظت کے حوالے سے عجیب نظارے نظر آئے ہیں۔ اس دفعہ سیکورٹی کیلئے گیٹ پر عورتوں اور بچوں کو لمبا عرصہ کھڑا ہونا پڑا اور عورتیں بڑے صبر سے انتظار کرتی رہیں اور بچوں کو بہلاتی رہیں ذرا بھی بے صبری کا اظہار نہیں کیا۔ اس بات نے احمدی عورتوں کے صبر اور حوصلے کا اظہار بھی کروا دیا۔

فرمایا: اسی طرح اور شعبہ جات میں بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے دیکھے۔ ٹرانسپورٹ، لنگر اور دیگر شعبہ جات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہ سب شکریہ کے مستحق ہیں۔ فرمایا: پولیس نے بھی ہماری انتظامیہ سے یہی کہا ہے کہ غیر معمولی سکون کے ساتھ تمام کام ہوئے ہیں جو ہمارے لئے بھی نمونہ ہے۔ محکمہ ہیلتھ اور سیفٹی نے انتظامیہ سے کہا کہ آپ کا کام اتنا مثالی تھا کہ ہم اپنے محکمہ کی رپورٹ میں اس کی مثال دوسروں کیلئے بھی پیش کریں گے۔ فرمایا کہ یہ اللہ کے فضل ہیں اور ہماری کوششیں ہیں۔ ہماری نظر تو ہمیشہ کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف ہے اور اس کی ہم حمد کرتے ہیں جو اپنے فضل سے ہماری پردہ پوشی کرتا اور ہماری کوششوں کے بہتر نتائج پیدا فرماتا اور دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملاتا ہے۔ ہم اللہ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے اپنا خاص ہاتھ رکھتے

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)